رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۹

۱۱ر جولائی ۱۹۱۳ء

نُور افشاں

حقیقی نُور وہ تھا جو دُنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

۲۹

جلد ۴۱ | ہر ہفتہ بروز جمعہ لودیانہ سے شائع ہوتا ہے | ۱۹۱۳ء | نمبر

یہ کتابیں کرسچن بک سٹور لودیانہ معرفت پادری ای-ایم وہری صاحب بذریعہ وی-پی یا نقد قیمت پر مل سکتی ہیں

اُردو کا قاعدہ ۶ پائی	ار	سوالات مرقس کی انجیل پر گورمکھی	ار	عقاید اسلامیہ	۱۰ر
اُردو کی پہلی کتاب	ار	سوالات لوقا کی انجیل پر ایضاً	ار	ینابیع الاسلام	۸ر
اُردو کی دوسری کتاب	۲ و ۳ر	سوالات یوحنا کی انجیل پر ایضاً	ار	حیات المسلمین	۸ر
اُردو کی تیسری کتاب	۳ر	زنانہ سیکنڈ ریڈر-گورمکھی	۳ر	تحقیق الایمان	۴ر
اُردو کی چوتھی کتاب	۴ر	گورمکھی قاعدہ	۳ پائی	تواریخ محمدی	۴ر
رومن اُردو کا قاعدہ کنگ صاحب کا	ار	اِسلام میں مسیح اُردو	۱ر	تعلیم محمدی	۴ر
رومن اُردو کی پہلی کتاب	۲ر	خدائے اِسلام	۲ر	دین اسلام اور اُسکی تردید از روئے اسلام	۲ر
رومن اُردو کی دوسری کتاب	۳ر	ینابیع القرآن	۳ر	ستیارتھ پرکاش درپن اُردو	۸ر
دیہاتی سوال وجواب	۶ پائی	الکفارہ	ر	سمپردائے	۶ روا۱ر
دیہاتی سوال و جواب پنجابی اُردو حروف	۶ پائی	بائیبل یا قرآن	۱ر	ویدوں کی تعلیم	۱ر
سوال وجواب رومن اُردو	۶ پائی	مسیح ابن اللہ	۲ر	حل مشکلات حصہ اول اُردو	۶ر
سوال وجواب گورمکھی	۶ پائی	آثار شیریں	۳ر	تحقیق بائبل	۴ر
شبد وغزلیں اُردو	ار	میزان الحق	۴ر	طالبان حق	۹ر
شبد وغزلیں گورمکھی	ار	طریق الحیات	۲ر	تواریخ بائبل	۱۲ر
سوالات متی کی انجیل پر گورمکھی	ار	کشف القرآن	۶ر	حیاتِ مسیح	۱۲ر

نئی کتابیں

ہندمیں سنڈے سکول - مِن تصنیف ایڈورڈ اے آئینٹ صاحب رومن اردو صفحہ ۱۲۰ یہہ کتاب ہرایک سنڈے سکول سپرنٹنڈنٹ اور اُستاد کے واسطے ایک خاص قاعدہ عوام کے پڑھنے کے لئے پرتاثیر بچوں کو تعلیم دینے میں بڑا مفید آلہ قیمت ۳/ رو ۶/ رو ۸/ +

صحت جسمی { مِن تصنیف قاضی پیر محمد کونجھی - فارسی اُردو قیمت ۴/ صفحہ ۶۲ یہہ نہایت مفید کتاب جو ہرایک خاندان کے ساتھ رہنی چاہیے +

انجیل برنباس { مِن تصنیف عبدالاحد از کائرہ - کئی سال ہوئے کہ مشہور جعلی انجیل برنباس کا ترجمہ جو ۲۰۰ برس کے عرصہ تک غائب ہوگئی - پادری ہنگین صاحب کی کوشش سے جرمن کے ایک کتب خانہ میں پائی گئی - اس کتاب کے حالات اس چھوٹے سے رسالہ میں پیش کئے جاتے ہیں - قیمت ۲/ +

مسیح کی تعلیم { مِن تصنیف ڈاکٹر جے ڈبلیو - رابرٹسن صاحب جسکو ڈاکٹر ڈبلیو ہینٹلی صاحب نے ترجمہ کیا - فارسی - اُردو اور رومن ہی چھاپی گئی قیمت ۴/ اُردو ۸/ - اور ۱۲/ یہ کتاب نہایت ضروری - ہر ایک مسیحی کو چاہیے کہ اسکا مطالعہ کرے مسیح کی تعلیم کی اونچائی اور گہرائی کا ظہور ہے +

خاندانی فرائض { ۱۲۰ صفحے قیمت اُردو ۴/ - ۸/ - ۱۲/ - رومن ۴/ اگر لوگ اپنے اپنے گھر کا انتظام اس کتاب کی ہدایت کے مطابق بناویں - تو زندگی کی خوشی اور مبارکبادی بہت ترقی پذیر ہو جاویگی +
آخری بات کی ہدایت اس مضمون پر کہ ہرایک آدمی اپنے گھر یعنی رہائش کا گھر رکھے اور کس طرح باوے ہ کتاب کی قیمت صدہا گنی قیمتی ہے

ویدک شائستگی - قیمت رومن اُردو ۸/ +
ویدو نکی اصل - فارسی اُردو قیمت ۱۰/ +
ذات وچار - فارسی اُردو قیمت ۲/ +

جنرل گارفیلڈ صاحب کی سوانح عمری فارسی اُردو ۳/ +

دائی گری { مِن تصنیف ڈاکٹر ایڈتھ براؤن صاحبہ ساکن لودیانہ رومن اُردو ۸/ - فارسی اردو ۸/ +
یہہ کتاب میڈیکل سکولوں اور ہسپتالوں میں ٹیکسٹ بک کے طور پر استعمال کی جاتی ہے - ہرایک گھر میں اسکی ضرورت محسوس ہوتی ہے اسلئے ہر ایک خاندان میں اسکی ایک جلد ہونی چاہیے +

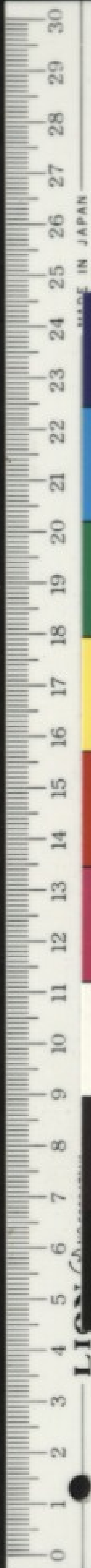
ہدایت تیمارداران { یہ کتاب اس نیت سے تصنیف کی گئی کہ ہسپتال کے ملازموں کے لئے مددی جاوے - لہذا وہ ہر ایک ہسپتال اور میڈیکل سکول کیلیئے سندی کتاب ہے ہرایک گھرانے میں ایسی کتاب فائدہ سے خالی نہیں - رومن اُردو قیمت ۸/ یہ کتاب دوبارہ چھپ رہی ہے امید ہے کہ بہت جلد چھپکر تیار ہو جائیگی +

یہہ گورمکھی ٹریکٹ ۶/ فی سینکڑہ کے حساب سے فروخت کئے جاتے ہیں :-
۱- جگیل سنگھ نمبردار - ۲- بھادی ٹوکری - ۳- سید پیک جیون - ۴- بھرکی ۵- میں رُمدا بھر داہاں - ۶- ایک گتی دی کتھا - ۷- ذات ورن ۸- سیونک کھا گئی +

دیگر کتابیں

ابن حور اُردو	۸/	+ شعاع نور حصہ اول و دوم	۵/
رابنسن کروسو	۱۲/	+ طیطس رفیق صلیب	۸/
طلائی شمعدان	۴/	+ تحقیق الاسلام حصہ اول	۲/
مارکو پولو کا سفرنامہ	۸/	+ مسلمانوں میں منادی کرنیکا طریقہ انگریزی	۲/
روح سے معمور زندگی	۴/	+ القاب مسیح	۴/
طریق دعا	۴/	+ بائبل کس طرح پڑھنی چاہیے	۴/

روحانی طاقت کے متعلق چند سنجیدہ خیالات ۴/
پنجاب کا جغرافیہ بزبان پنجابی - گورمکھی حروف - ایم - بوٹا شاہ کے اُردو کا ترجمہ ہے - مجلد بورڈ - ۴/ +



نورافشاں

لودیانہ۔ جمعہ۔ ۱۸۔ جولائی ۱۹۱۳ء

فہرست مضامین

۱۔ گلدستہ اخبار — صفحہ ۳
۲۔ اخبار کی بہار — ۴
۳۔ ویدک دہرم اور سائنس — ایڈیٹر
وغیرہ وغیرہ — ۵
۵۔ ویدک دہرم اور سائنس
مسٹر جے آر رائے۔ جرنلسٹ — صفحہ ۷
۶۔ غزل — سٹرنم — ۱۲
۷۔ انتخاب الاخبارات — ۱۲

گلدستہ اخبار

۱۱۔ جولائی لنڈن۔ صوفیہ کی خبر ہے کہ رومانیہ کے بادشاہ نے بلغاریوں کے ساتھ جنگ کا اعلان دیدیا ہے۔ اور جو وزیر ان کا صوفیہ میں تہا اُس کو واپس بلالیا ہے۔

۱۱۔ جولائی وائنا۔ یہاں بیان کیا گیا ہے کہ کل رومانیوں کی فوج بلغاری سرحدوں سے گزر گئی ہے۔

۱۱۔ جولائی پیرس کی خبر ہے کہ بلغاریوں نے اس جنگ میں مداخلت دینے کیلئے روس سے اپیل کی ہے۔ اور امید کی جاتی ہے کہ روس بہت جلد اس صلح کے کام میں دخل دیگا۔ بلغاری لوگ صلح کی طرف زیادہ مائل ہیں اور سرویا اور یونان کے دعووں کو عموماً حق بجانب سمجھتے ہیں۔

۱۱۔ جولائی لنڈن۔ بخیفے اور بلگریڈ سے خبریں آئی ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ یونانیوں نے کوہ بلاریس کے گزرگاہ میں سخت شکست کھائی اور آخر کار یونانیوں اور سرویوں نے انشیپ کے نزدیک باہم صلح کر لی۔

بلگریڈ کا ایک تار مظہر ہے کہ صوفیہ سے چالیس میل کے فاصلہ پر خصتیوونل پر ایک سخت جنگ ہو رہی ہے۔ زخمی لوگ کہتے ہیں کہ حال میں جو لڑائیاں ہوئی ہیں وہ نہایت ہی سخت تھیں۔ اس زمین کو مردہ آدمیوں اور گھوڑوں کی لاشوں اور چٹانوں کے درمیان سے نکالنا بڑا ہی مشکل تھا۔

۱۱۔ جولائی لندن۔ جس وقت ہاؤس آف کامنس میں پلوٹل ڈرامہ بل پر بحث ہو رہی تھی تو اس وقت سٹرینجرس گلری سے کسی آدمی نے ایک ہوائی بندوق چھوڑی جس سے بڑا شور ہوا۔ بندوق چھوڑتے ہی وہ شخص چلا اٹھا "مستورات کا نقصان کرو" ایک اور آدمی نے بہت سے پمفلٹ اور چوہے پکڑنے کا ایک جال اور پھیری والے کے چند ایک کھلونے پھینکے۔ یہ کھلونے ایسے تھے گویا بلیاں چوہوں کے تعاقب میں لگی ہوئی ہیں۔

کینیڈا چین سے ایک معاہدہ کرنے والا ہے جس میں چین سے کینیڈا آنے والوں کی تعداد ۵۰۰ سالانہ کی مقرر ہوگی۔ اس وقت ہزاروں چینی کینیڈا میں جا رہے ہیں کیونکہ کینیڈا میں سو پونڈ فی نفر ٹیکس لگایا جا رہا ہے۔

مسٹر نند لال بینرجی بیرسٹر ایٹ لا جو پانچ ہزار روپیہ کے ایک اور پان پان سو روپیہ کے دو گورنمنٹ ہند کے کرنسی نوٹوں کے بارے میں ماخوذ تھا۔ مسٹر جسٹس سٹیفنس کی عدالت سے رہا ہو گیا ہے۔

مہاراجہ بیکانیر جمعہ کے دن ۱۲ کو شملہ سے واپس چلے گئے ہیں۔

مہاراجہ آف گوالیار ۱۱ کو شملہ سے روانہ ہو گئے ہیں

مسقط سے خبریں آ رہی ہیں کہ اب یہ شہر محفوظ اور مامون ہے۔

افریقہ میں ایک قسم کا زہریلا سانپ ہے جس کو نمبا کہتے ہیں وہ کوبرا سے زیادہ زہریلا ہوتا ہے۔ یہ سانپ گھوڑے سوار کا بہت پیچھا کرتا ہے۔ صرف نہایت ہی تیز رفتار گھوڑا ہی اپنے سوار کو بچا سکتا ہے۔

برمنگھم یونیورسٹی کے ایک شخص نے ایسا آلہ ایجاد کیا ہے کہ جسکو اندھا آدمی کان پر لگا کر بعینہ کان کے ذریعہ بخوبی دیکھ سکتا ہے۔ چار آنکھ کی ضرورت ہی نہ رہی

روس نے گزشتہ چھ مہینوں کے اندر فارس سے اپنی ۰۰ ۹ فوج واپس کر لی ہے۔

کلکتہ کے اسٹرن بنک نے پولیس کو اطلاع دی ہے کہ دو ہزار روپیہ کے کرنسی نوٹ بنک سے چوری چلے گئے۔ نوٹ ایک لوہے کے صندوق میں گزشتہ ماہ کی ۳۰ کو موجود تھے۔ مگر سات جولائی کی صبح کو اس میں پائے نہیں گئے۔

ہیلکنڈی واقعہ ملک بنگال سارا پانی کے نیچے آگیا ہے بیجوم اور میمن سنگھ اضلاع میں ایک سو سے زیادہ آدمی بارش کی کثرت کی وجہ سے بہ گئے ہیں۔ نیز بہت سے دیہات اور سڑکوں پر پانی پھر گیا۔ اور پل ٹوٹ گئے۔ سخت نقصان کی خبر آئی ہے۔

گوالیار کے مہاراجہ بیستہ تہا۔ بیکانیر کے مہاراجہ اور پٹیالہ کے ولیعہد زادہ آجکل شملہ کی سیر کر رہے ہیں اور دیگر انگلش طرح میں آ ترے ہوئے ہیں۔ بعد اطلاع ہے کہ سب واپس آگئے۔

اخبار کی بہار

۱۰ - جولائی صوفیہ - سرکاری طور پر بیان کیا گیا ہے کہ کل بلغاریوں نے سرویوں پر نمایاں فتح پائی اور ان کے تمام حملوں کو بے سود کر دیا اس میں سرویوں کا سخت نقصان ہوا - بلغاری لوگ اگری پلینکا کی جانب دشمن کا تعاقب کر رہے ہیں -

۱۰ - جولائی ایک اور سرکاری خبر ہے کہ مقام کوچانا میں ایک سخت جنگ ہو رہی ہے اور اس میں سروی لوگ بھاری نقصان کیساتھ پسپا کر دیئے گئے ہیں -

۱۰ - جولائی لنڈن - یہ سمجھا گیا ہے کہ بلغاریوں نے سینٹ پیٹرزبرگ میں صلح کی شرائط کے بارے میں کچھ دریافت کیا ہے - مگر ان کے متعلق لنڈن میں سرکاری طور پر کچھ نہیں سنا گیا ہے

۱۰ - جولائی لنڈن ہوس آف کامنس میں مسٹر ہارکورٹ نے مسٹر بارنے کو آگاہ کیا ہے کہ میں سادہ قہ فرنٹیئر آگریشن کے خلاف ہندوستانیوں کی شکایتوں سے واقف ہوں - اور امید ہے کہ میں اس امر میں ایک تجویز بہت جلد پیش کرونگا -

سات تبتیوں کا ایک وفد فارن آفس میں انگلستان میں وارد ہوا ہے - اور ان کے پاس دلائی لامہ کی طرف سے ملک معظم کے لئے نذرانے اور خطوط ہیں - اس وفد کو سر ایڈورڈ گرے نے بڑی عزت سے اتارا ہے -

ہندوستان میں بھی ہوائی جہاز کے سٹیشن کے متعلق عمارتیں بننے کی تجویز ہو چکی ہے - اور بجٹ بنے ہیں - اس کا بھی تخمینہ لگایا گیا ہے -

پوسٹماسٹر جنرل پنجاب کے سفر کی تیاریاں جو ہو رہی تھیں ملتوی کر دی گئی ہیں - اور صاحب موصوف ابھی شملہ پر رہیں گے -

لوور باری دواب پر آبادی کرنے کے بارے میں جو پنجاب گورنمنٹ کی تجاویز ہیں وہ فی الحال زیر غور ہیں - جس رقبہ کی بابت تجاویز زیر غور ہے وہ ۲۵۰۰ مربع میل یا ۱۶۸۷۰۰۰ ایکڑ زمین ہے

محکمہ جنگلات کے انسپکٹر جنرل ۲۵ جولائی کو دورہ شروع کرینگے اور اثنا دورہ میں دیرہ دون - چکراتہ - لینڈ سٹاؤن - شلانگ - ڈیرہ گڑھ - دہرادون - ہلدوانی - اور نینی تال کا معائنہ کرینگے - اور اگست کے اخیر میں شملہ واپس آجائیں گے -

۴ اکتوبر کو بروز سنیچر زیر سرپرستی نفٹنٹ گورنر صاحب بہادر پنجاب بارنس کورٹ واقعہ شملہ میں گھریلو پرندوں کی ایک نمائش ہوگی اس کے متعلق انعامات کی بڑی لمبی فہرست ہے -

ہفتہ مختتمہ ۵ جولائی کل ہندوستان میں طاعون سے ۸۱۵ واردا تیں ۶۷۹ اموات واقعہ ہوئیں - سب سے زیادہ صوبجات متحدہ میں (۲۳۵) اور سب سے کم شمالمغربی سرحدی صوبہ میں (۱) پنجاب میں گزشتہ ہفتہ کی نسبت ۱۸ واردا تیں کم ہوئی ہیں

سٹیٹ اور گارنٹی ریلوے کی آمدنی یکم اپریل سے ۲۸ جون تک ۱۶۸۰۹۰۰۰ روپیہ تھی - گزشتہ سال کے اسی عرصہ کی آمدنی کی بہ نسبت ۱۵۳۸۲۲ روپیہ کم ہے -

ماہ جون میں بارش خاصی رہی ہے - اور فصل خریف بوئی جانی شروع ہو گئی ہے -

گمان غالب ہے کہ اس سال ٹڈیاں پنجاب میں آکر فصل کو نقصان پہونچا ئیں -

اُبھروال کام سے منقش لفافے جو اس وقت پوسٹ آفس سے مل سکتے ہیں دو تین قسم کے ہیں اور آدہ آدہ آنے میں ملتے ہیں - اور رجسٹری کے لفافوں کے دو سائز ہیں -

ایمپیریل لائبریری کلکتہ کی ۱۳-۱۹۱۲ء کی رپورٹ سے معلوم ہوتا ہے کہ مطالعہ کرنے والوں میں کمی ہو رہی ہے - چنانچہ ۱۹۱۰ء میں ۳۸۹۵۵ ۱۹۱۱ء میں ۴۰۴۳۲ اور ۱۳-۱۹۱۲ء میں ۳۲۱۳۳ رہ گئی ہے -

سفر کیٹ مستورات نے سر ولیم بیور کے محل میں واقعہ ریونگٹن سختہ بنکا شائر میں آگ لگا دی جس سے ۲۰ ہزار پونڈ کا نقصان ہو گیا -

---

کلیسیائی خبریں

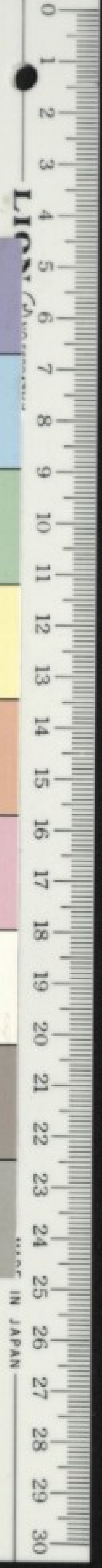
بزرگ ڈاکٹر اے - ایم ویری صاحب کی چٹھی سے معلوم ہوا کہ مفصلہ ذیل کے مشنری جو امریکہ ملک کو آرام کی خاطر تشریف لے گئے چند ماہ کے اندر روح القدس کی معموری میں اپنی خدمت کو انجام دینے کے لئے واپس آنے والے ہیں - ڈاکٹر کوفانٹ صاحب اور ان کی میم صاحبہ اور پادری مکلارک صاحب اور ان کی میم صاحبہ اور دو لڑکیاں پادری ڈیلاک صاحب اور ان کی میم صاحبہ مس ہلیم صاحبہ اور ڈاکٹر ویری صاحب اور ان کی میم صاحبہ اٹھارہ یا بیس اور نئے مشنری ہندوستان کو انجیل کی جلیل خدمت کے لئے آنے والے ہیں - ہم پہلے سے اُن کی تشریف آوری کے لئے ویلکم یعنی خوش آمدید کا اعلان دیتے ہیں - اور دعا کرتے ہیں کہ خداوند مسیح سب صاحبان کو اپنے قوت والے بازو میں رکھتے ہوئے سمندر کے ہر ایک طرح کے خطرات سے محفوظ رکھتے ہوئے صرف اپنے جلال کے لئے واپس ملک پنجاب لادے - آمین

سلامتی کا بشیر
چنن خاں از لودیانہ -

جبلپور کے مسٹر ای - ایم مورک صاحب بی - اے نے این ایم - ایس کے لئے پانچہزار روپیہ ریزرو فنڈ کے واسطے جمع کرنے کی غرض سے دورہ کرتے ہوئے صرف الہ آباد میں سے تین سو روپیہ جمع کرلئے -

ہم جوبلی مشن ہائی سکول کے ہیڈ ماسٹر پی گوپی ناتھ گھوش کو اپنے دل سے مبارکباد دیتے ہیں کہ اُنہوں نے جناب وائسرائے صاحب کے جنم دن کی تقریب پر رائے صاحب کا خطاب پایا

صوبجات متحدہ میں مسیحیوں کی تعداد میتھوڈسٹ اور پریسبیٹرین کلیسیاؤں میں سب سے زیادہ ہے - چرچ مشن کا کام کئی وجوہات سے تنزل پر ہے -



ایڈیٹوریل نوٹس

ویدک دھرم اور سائنس

آج ہم اس عنوان کا ایک مضمون بہرہ مراسلات میں ایک بڑے لائق مسیحی مضمون نگار کے قلم صداقت رقم سے نکلا ہوا شائع کرتے ہیں جو آریہ صاحبان کے لئے بڑا غور طلب ہے۔ اس میں بہت ثابت کیا گیا ہے کہ ویدک دھرم کے بنیادی اصول مسلمات سائنس کے متناقض ہیں۔ اس مضمون سے آریہ صاحبان کی اس ڈینگ کا پتہ بخوبی لگ جائیگا کہ وید سائنس کا خزانہ ہیں اور وید ہی کی تعلیم سائنس کے مطابق ہے۔ اس میں پہلے آریہ صاحبان کے الفاظ مذہب اور دھرم کی غلط تشریح کی تردید کی گئی ہے۔ اور لائق مضمون نگار نے یہ بتایا ہے کہ مذہب کا مفہوم اور اس کا جوہر ان تین باتوں پر مشتمل ہے یعنی (۱) انسان محتاج بالغیر ہے (۲) انسان کو اس ذات غیر سے رفاقت کی ضرورت ہے (۳) اسلئے انسان کی روحانی ترقی کا انحصار ہی اس ذات پاک کے ساتھ رفاقت رکھنے پر ہے اس کے بعد سائنس کے معنی اور تعریف کی اصل کیفیت بتا کر ظاہر کیا ہے کہ خود سائنس کی تعریف سے آریہ صاحب جس کا اس مضمون میں اشارہ ہے محض نابلد ہیں۔ پھر آریہ صاحبان کے ایک غلط دعوے کی تردید اور بائبل کے اصل دعوے کی رو سے سائنس تائید کی ہے۔ غلط دعوے یہ ہے کہ عیسائیت کی تعلیم یہ تھی کہ زمین چپٹی ہے؛ جو بالکل ایک بے بنیاد دعوے ہے جس کا ذکر بائبل میں قطعاً نہیں ہے اور آگے چل کر بتایا ہے کہ سائنس اور بائبل آپس میں بالکل مطابق اور موافق ہیں۔ بڑے بڑے سائنسدان مسیحی تھے اور اب بھی مسیحی ہیں۔ پھر کرم کے مسئلہ کی اور ایشور کے سوا اے آریاؤں کے اس مسئلہ کی سائنٹفک طور پر تردید کی ہے۔ کہ آتما اور پرکرتی بھی انادی یعنی ازلی و ابدی ہیں۔ اور آخر میں بتایا ہے کہ مسیحی عقائد ہی صرف عقل اور سائنس کے رو سے معقول اور واجب التسلیم ٹھہرتے ہیں۔ ہمارے با علم اور محترم مضمون نگار نے حقیقت کو بخوبی ظاہر کر دیا ہے۔ آریہ صاحبان کی غلط فہمی کا قرار واقعی علاج کیا ہے۔ اور خوبی یہ کہ فضول گوئی اور بے فائدہ طولانی عبارات سے بالکل مبرا اور تو تو میں میں کے جھگڑوں سے بالکل خالی ہو کر اپنے مقصد اور مدعا کو بڑی سنجیدگی اور متانت کے ساتھ نبھایا ہے۔ مضمون قابل دید ہے۔

موگہ میں باقاعدہ کلیسیا

موگہ جو ضلع فیروزپور کی ایک تحصیل ہے۔

فیروزپور سے شمال مشرق کی طرف ۲۵ کوس کے فاصلے پر واقعہ ہے یہ علاقہ جنگل کا علاقہ کہلاتا ہے۔ اس علاقہ میں بہت برسوں سے لودیانہ اور فیروزپور کے مشنریوں کی طرف سے انجیل کی بشارت کا کام ہوتا رہا ہے ۱۸۹۲ء میں جب مرحوم پادری جے۔ این ہائیڈ صاحب لودیانہ میں تشریف لائے تو انہوں نے موگہ اور اس کے علاقہ میں خاص طور سے کام کرنا شروع کیا۔ اس جگہ مشن کی طرف سے کوئی گھر نہیں تھا اور نہ ہی ان کے رہنے کے لائق کوئی گھر مل سکتا تھا۔ چنانچہ ایک چھوٹا سا گھر کرایہ پر لے کے رہنے اور کام کرنے لگے پادری ہائیڈ صاحب اور ان کے ساتھیوں کی دعا و محنت کا بہت جلد پھل لگنے لگا۔ اور نہ صرف غریب لوگوں بلکہ اعلےٰ قوموں میں سے بہتوں نے اس کے ہاتھ سے بپتسمہ پایا۔

پادری ہائیڈ صاحب کے ولایت تشریف لے جانے کے بعد مشن کی طرف سے پادری آر۔ ایچ کارٹر صاحب معہ اپنے ٹریننگ سکول کے جو فیروزپور میں تھا موگہ میں تعینات کئے گئے۔ پادری ہائیڈ صاحب نے اپنے ولایت جانے سے پیشتر سرکاری ہسپتال کی عمارت جو سرکار کی طرف سے فروخت ہونیکو تھی مشن کے لئے خرید لی تھی اس واسطے پادری کارٹر صاحب اور ان کے سکول کی رہائش کے لئے مکان کی گنجائش تھی پادری ہائیڈ صاحب ولایت جا کر انتقال کر گئے۔ یہ خبر جب ہندوستان کے مسیحیوں اور امریکن پریسبٹیرین مشن کے کارکنوں اور خاص کر موگہ کے لوگوں تک پہنچی تو ان کا دل افسوس سے بھر گیا۔ اس وقت سے پادری کارٹر صاحب موگہ کے کام کو بڑھانے اور ترقی دینے کے لئے جو کچھ ہو سکا کرتے رہے چنانچہ پچھلے بہار کے موسم میں لودیانہ پریسبٹیری کے اجلاس موگہ اور زیرہ کے مسیحیوں کی طرف سے ایک درخواست پیش کی گئی کہ موگہ میں باقاعدہ کلیسیا بنائی جاوے۔ اس مقصد کو پورا کرنے کے لئے پریسبیٹری کی طرف سے ایک کمیٹی مقرر کی گئی اور ۲۴، ۲۸ و ۲۹ جون ۱۹۱۳ء کو موگہ اور زیرہ کے علاقے کے بہت سے مسیحی موگہ میں جمع ہوئے۔ علاوہ پریسبیٹری کی کمیٹی کے پادری کارٹر صاحب نے فیروزپور سے پادری پرچہ اس کو اور ملاہوٹ سے پادری طالب الدین اور پادری غلام مسیح اور کھنسر سے پادری امر داس صاحبان کو جمع کیا۔ پادری صاحبان نے ان دنوں میں کلیسیا کیا ہے؟ اس کی ضرورت کیا ہے؟ اور کس طرح اس کی زندگی قائم رہ سکتی ہے مختلف وعظ کئے کمیٹی کے ممبر پادری ایچ کولیٹی صاحب نے سخاوت کی نسبت وعظ کیا۔ ان کے وعظ کے بعد چندہ لینا شروع ہوا اس علاقہ کے مسیحیوں نے اس سے پہلے ۲۸۴ روپیہ پاسٹر کی تنخواہ کے لئے اور ۲۰۰ روپیہ چرچ فنڈ کے لئے دینے کا وعدہ کیا ہوا تھا۔ اس میں کچھ تو پہلے ادا ہو چکا تھا باقی مانگے روپیہ سے زیادہ اس جلسہ میں ادا کیا گیا۔ ان غریب بھائیوں کو خوش اور بشاش چہروں کے ساتھ آگے بڑھ بڑھ کر چندہ دیتے دیکھنا اور انجیل کی ترقی کے لئے اپنی سرگرمی کا اظہار کرنا بڑا دلکش اور موثر نظارہ تھا غریب مسیحیوں کے دل جوش اور خوشی سے بھرے ہوئے نظر آتے تھے اور خادم الدین جو باہر سے تشریف لائے تھے اور کمیٹی کے ممبران پادری پی۔ سی۔ اوپل صاحب اور پادری احمد شاہ صاحب اور پادری ایچ کولیٹی صاحبان خدا کی قدرت کا عجیب کام جو موگہ کے غریب مسیحیوں میں ہوا ہے دیکھ دیکھ کر حیران اور شکر گزار ہو رہے تھے۔ اتوار کے روز اسی طرح درس ہوتے رہے۔ دوپہر کے وقت پریسبیٹری کی طرف سے باقاعدہ کلیسیا مقرر کی گئی اور دو ایلڈر مقرر کئے گئے۔ اور کلیسیا اور ایلڈروں کو باقاعدہ نصیحت دی گئی۔ اور شام کو پادری ایچ سی ویلٹی صاحب نے عبادت کے بعد وعظ کیا اور عشائے ربانی کی رسم ادا کی گئی۔ اس موقعہ پر دو امن چادریں دی گئیں۔ اور لوگوں نے بڑی عزت اور خوشی سے لی۔ سنیچر اور اتوار کی رات کو میجک لینٹرن کے ذریعہ مسیح کی زندگی اور تمثیلوں پر تصویریں دکھائی

نصیحت دی گئی

سوگر کی کلیسیا کے ایلڈران اور ممبر گرچہ سب کے سب دیہات کے غریب بھائی اور بعض شن کے کاروں میں۔ مگر مرحوم مرہونگ مسٹر ہائیڈ صاحب کی طرح پر جوش اور خداوند کی خدمت میں سرگرم معلوم ہوتے تھے۔ اور ہر ایک ناظر یہ دیکھ کر دعا مانگتا تھا کہ خداوند اس کلیسیا کے اس جوش اور سرگرمی کو قائم رکھے اور روز افزوں ترقی بخشے

ایک غلطی کی صحت

آج موصوفہ ۱۵ حال کو ہمارے پاس راولپنڈی کے مشن سکول کے ہیڈ ماسٹر صاحب کی جانب سے اس مضمون کا ایک خط آیا ہے کہ مورخہ ۱۰ جولائی ۱۹۱۳ء کے اخبار عام کے دوسرے صفحہ کے پہلے کالم میں ہمارے سکول کے متعلق ایک جھوٹی خبر شائع کی گئی جس کا مضمون یہ ہے کہ گشسندر داس نامی ایک براہمن طالب علم مشن سکول راولپنڈی کا دس بارہ روز ہوئے عیسائی ہو گیا ہے۔ اور اس کو کسی دوسری جگہ بھیج دیا گیا ہے۔ ہندو والدین اس سے سبق سیکھیں۔ ہم نے ۱۲ جولائی کے اخبار عام میں دیکھا کیونکہ ۱۱ جولائی کا کوئی اخبار عام نہیں ہے۔ مگر یہ خبر نہ پائی۔ تحقیقات سے معلوم ہوا کہ ۱۰ جولائی کے "دیش" لاہور کے چوتھے صفحہ کے دوسرے کالم میں یہ خبر درج ہے شاید اخبار عام کا نام غلطی سے لکھا گیا۔ بہشتہار کا مضمون درج کر کے ہیڈ ماسٹر صاحب موصوف اس غلطی کی اصلاح یوں کرتے ہیں کہ "یہ خبر بالکل جھوٹ ہے کیونکہ سندرداس نامی کو جو ہمارے سکول کا ایک طالب علم ہے نہ تو عیسائی ہوا ہے اور نہ ہی کبھی کسی جگہ اس غرض کے لئے بھیجا گیا ہے۔ یہ صرف کسی نے اپنی خود غرضی کو مدنظر رکھ کر ہمارے اسکول کی طرف سے ہندو بھائیوں کو بدظن کرانے کی کوشش کی ہے۔ ہمیں اس قسم کی بدظنی پھیلانے والی خبروں کی بابت بہت افسوس ہے۔

سکھوں اور آریاؤں اور ہندوؤں کے دھرم کا کچا دہاگا

ہمیں ان مذاہب والوں کی طرف اس وقت دیکھکر بڑا تعجب آتا ہے۔ جب وہ اپنے دہرم کو بڑا پنتھ اور پرماتما کی جانب سے آیا ہوا اور میل ملاپ پیدا کرنے والا کہتے ہیں اور ساتھ ہی یہ کہتے ہیں کہ فلاں چیز کھانے کے سبب سے "دھرم بھرشٹ ہو گیا۔ جو دہرم بھلا کسی چیز کے کھانے سے بھرشٹ یعنی ناپاک ہو جائے بھلا کیا وہ دھرم دل سے تعلق رکھ سکتا ہے؟ کیا اس سے مکتی کی امید ہو سکتی ہے؟ کیا وہ نیچر کے قانون کے مطابق ہونا کہا جا سکتا ہے؟ کیا ایسے دھرم سے دو یا زیادہ مخالف دھرم کے لوگوں کے درمیان اتفاق اور محبت کبھی ہو سکتی ہے؟ ہرگز ہرگز نہیں۔ اخباروں میں آئے دن ہم یہی دیکھتے ہیں کہ فلاں چیز کھلا کر فلاں شخص نے فلاں کا دہرم بگاڑ دیا۔ چنانچہ ایک دو ہفتہ ہی کا ذکر ہے کہ اخبار میں خبر تھی کہ ایک شخص ریل میں بیٹھا سگرٹ پی رہا تھا۔ پاس ہی ایک سکھ بیٹھا ہوا تھا۔ اس سگرٹ کے دھوئیں سے اس سکھ کا دھرم بھرشٹ ہو جانیکی خبر سنی تھی۔ اسی طرح ۲۲ جون کے پرکاش میں ہندوؤں کو مسلمانوں کی طرف سے "گئو مانس کھلانے کی کوشش" کے عنوان سے کشمیر کے اسی قسم کے ایک واقعہ کا ذکر ہوا ہے کہ "تازہ واقعہ جس پر اس قسم کی کئی نظیریں ہمارے سامنے آ چکی ہیں۔ جن میں مسلمان قصابوں نے ہندوؤں کو بکری کے گوشت کے بجائے گائے کا گوشت کھلایا اور ایک دن نہیں بلکہ ہفتوں اور مہینوں تک۔ جب تک کہ اس فریب کا انکشاف نہیں ہوا تازہ واقعہ جس پر آج کل اخبارات میں بہت کچھ لے دے ہو رہی ہے کشمیر کا ہے جہاں گئو کشی قانوناً جرم ہے۔ اس کی حقیقت یوں ہے۔ کہ ایک شخص ایک گاؤں سے گئو مانس لاتا ہوا چونگی پر پکڑا گیا چونکہ مانس گدھے پر لدا ہوا تھا۔ اس لئے اس شخص نے گدھے کو پیچھے چونگی سے آگے بڑھا دیا اور خود محصول چونگی کے پاس جا کر کہنے لگا میں چاول لایا ہوں محصول لے لو مگر چونگی کو شبہ آئی۔ تلاشی لی گئی اور گئو مانس نکلا۔ عدالت میں ملزم نے بیان کیا کہ میں نو سال سے گئو مانس سرینگر کے قصابوں کے ہاتھ فروخت کرتا ہوں۔

"اسی طرح چند دن ہوئے لاہور کے دو ہندو ہمارے دفتر میں آئے اور انہوں نے شکایت کی کہ فلاں مسلمان قصاب کی دکان سے گئو مانس برآمد ہوا ہے۔

"یہ واقعات کیا بتلاتے ہیں۔ مانا کہ مقدمہ چلنے پر ملزم کو سزا ملی۔ لیکن کیا اس سے ہندوؤں کا دہرم بھرشٹ ہونے سے بچ گیا؟"

جن الفاظ پر ہم نے خط کھینچا ہے وہ زیادہ غور طلب ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ اس قسم کی خوراک کھانے سے "ہندوؤں کا دھرم بھرشٹ ہو گیا"۔ اب کیا ہوتا ہے۔ وہ تو ہندو ہی نہ رہا۔ شاید ایسے شخص یا کو گنگا اشنان کروانے اور گنگا جل پلانے سے ان کا دہرم پھر شدھ ہو جائے۔ مگر ہم پوچھتے ہیں کہ جن ہندوؤں نے ہفتوں اور مہینوں تک "بکری کے گوشت کی بجائے گائے کا گوشت کھایا" وہ برادری سے خارج کئے گئے۔ اور ان کو سنسکار ہی سے پھر شدھ کر لیا گیا۔ کیا جن جن ہندوؤں نے ایسے ہندوؤں کے ساتھ کھایا وہ بھرشٹ نہیں ہوئے۔ ہماری تو یہی رائے ہے کہ کشمیر کے اس شہر کے ہندوؤں ہی کو ترپت کر دینا چاہئے۔ اور ان سے بالکل میل جول ترک کرنا چاہئے۔ کیونکہ ان کا دھرم بھرشٹ ہو گیا ہے۔ اب وہ ہندو کہلانے کے لائق ہی نہیں ہیں۔ مگر لوگ ان کے ساتھ میل برتینگے تو اچھا نہیں۔ ان باتوں سے ثابت ہو کہ ہندو مت جسمانی ہے روحانی نہیں۔ دنیاوی ہے آسمانی نہیں۔ اس سے مکتی پیدا نہیں ہو سکتی۔ جو مذہب ہی اس قدر کچا ہے کہ کھانے پینے سے ناپاک ہو جاتا ہے وہ دل کی پاکیزگی کب کر سکتا ہے۔ اور گناہوں سے وہ کب چھڑا سکتا ہے۔ ہم ایسے ہندوؤں کو صلاح دیتے ہیں کہ وہ مسیحی مذہب کو قبول کریں جس کی تعلیم ہے کہ جو چیز منہ میں جاتی ہے وہ آدمی کو ناپاک بھرشٹ نہیں کرتی۔ مگر جو منہ سے نکلتی ہے وہی آدمی کو ناپاک کرتی ہے۔ (متی ۱۵: ۱۱)

لمبرگ یونیورسٹی کا یہودی رکٹر۔ پروفیسر ڈاکٹر اشالف ہیروگ جو حال ہی میں لمبرگ یونیورسٹی کا رکٹر منتخب ہوا ہے یہودی ہے وہ کراکو میں ۱۸۶۳ء میں پیدا ہوا تھا۔ اور بہت سی علم سوسائٹیوں سے تعلق رکھتا ہے اور ان میں سے کئی ایک سوسائٹیوں کا وہ آنریری عہدہ دار بھی ہے اور مختلف کانگرسوں میں اس نے اپنی تحقیقاتوں کے نتائج کی وجہ سے جو شہرت حاصل کی ہے عالم دنیا کی توجہ اپنی جانب منعطف کر لی ہے۔ اس نے پولش۔ جرمنی۔ اور فرانس کی زبانوں میں بعض نہایت ہی عمدہ سائنٹیفک کتابیں تحریر کی ہیں۔

مراسلات

ویدک دھرم اور سائنس

ویدک دھرم کے بنیادی اصول مسلمات سائنس کے متناقض ہیں

از

قلم جے۔ آر۔ رائے۔ جرنلسٹ۔ لاہور

آریہ سماج (گوشت خور) (گھاس پارٹی) لاہور کے سالانہ جلسہ کے خاتمہ پر گزشتہ چند سال سے ایک مذہبی کانفرنس منعقد ہوتی ہے۔ جس میں سماج کے کسی مقررہ مسئلہ پر ہندوؤں۔ آریوں مسلمانوں اور عیسائیوں کی طرف سے مضامین پڑھے جاتے ہیں۔ اور مضامین تمام ہو چکنے کے بعد بحث ہوتی ہے۔ چنانچہ پرانے دستور کے مطابق گزشتہ سال

مذہبی کانفرنس میں "دھرم اور سائنس"

"مذہبی کانفرنس" کا جلسہ ۲۸ دسمبر گزشتہ کو سماج کے مندر میں ہوا۔ مباحثہ کے لئے مضمون "دھرم اور سائنس" تھا جو راقم نے ۱۰ ستمبر گزشتہ میں سماج کی انتظامی کمیٹی کے سامنے پیش کیا تھا۔ اصل میں تین مضامین پیش ہوئے تھے۔ (۱) فلسفہ اور مذہب (۲) خدا اور دنیا کی نسبت خیالات (۳) ماڈرن تھاٹ اینڈ ریلیجن۔ یعنی عصر جدید اور مذہب تھے۔ کمیٹی نے آخری مضمون کو پسند کر کے جلسہ سے دس بارہ روز پیشتر دھرم اور سائنس کے عنوان سے اس کا اعلان کیا۔ میں کئی مجبوریوں کی وجہ سے مضمون نہ پڑھ سکا اور نہ مذہبی کانفرنس کے جلسہ میں شریک ہوا۔ مگر آریہ سماج کی طرف سے ایک مضمون کسی صاحب نے پڑھا اور اسے "ویدک دھرم اور سائنس" کے نام سے ایک بے مقدار رسالہ میں شائع کر دیا۔ آریہ مضمون نگار۔ ایک رسالہ "دربار" نام کے مرتب بھی ہیں آپ نے چند روز بعد اس مضمون کو اس نوزائیدہ رسالہ میں شائع کیا اور آریہ سماج کے جلسہ پر لکھتے ہوئے بیان کیا کہ کسی عیسائی اور مسلمان کو مقابلہ میں آنے کی جرأت نہ ہوئی وغیرہ۔

ہمیں یہ بات پڑھ کر رنج ہوا اور مضمون دیکھ کر بے اختیار ہنسی آئی۔ ہمارا ارادہ بہت جلد اس کا نوٹس لینے کا تھا مگر اپنی مصروفیتوں سے باز رہے۔ ایک ہزار سو دے والی بات ہے تو بھی اب یہ قصد کر لیا ہے کہ ویدک دھرم پر غور کر کے دیکھا جائے کہ وہ کس حد تک سائنس سے موافقت کھاتا ہے۔ اور اس کی بنا پر سچی مذہب پر جو حملے کئے جاتے ہیں وہ کہاں تک سچا ہیں

مضمون نگار صاحب کا طفلانہ طریقہ استدلال

"ویدک دھرم اور سائنس" کا دلفریب نام پڑھ کر یہ خیال پیدا ہوا تھا کہ اس کے مطالعہ سے ہماری معلومات میں بیش قیمت اضافہ ہوگا۔ اور ویدک دھرم کے عقائد اور اصول دینی کو سائنس کے نتائج اور تعلیمات کے مطابق ثابت کیا جائیگا مگر شروع سے لیکر اخیر تک دیکھنے کے بعد سخت مایوسی ہوئی اور محنت رائگاں گئی۔ تمام مضمون عالمانہ بحث اور طریقہ استدلال سے محض بیگانہ ہے۔ صرف دقیانوسی طرز اور فرسودہ خیالات کا مجموعہ ہے۔ تیرہ بابوں میں اس معرکتہ الآرا بحث کو ختم کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ پانچویں باب میں "دھرم مذہب اور ریلیجن" پر اور چھٹے میں "سائنس" پر بحث ہے۔ "مذہب ریلیجن اور دھرم" میں ریلیجن کی یوں تشریح کی گئی ہے۔ "ریلیجن اس کو کہتے ہیں جس سے کہ انسانی دل کے اندر تمام سنسار کی پشت و پناہ ایشور کی عزت جاگزیں ہوتی ہے۔ یا جس سے انسان اس کو پیار یا اس کی پرستش کرتا ہے . . . ."

دھرم سنسکرت ہے۔ "دھرم" کے معنے جو دریافت کیا جاوے لغات سے دیکھکر کسی اصطلاح یا لفظ کی لغوی تشریح ہو سکتی ہے مگر اصطلاح اور عام بول چال میں جو اس کا مفہوم ہے۔ اسے ادا نہیں کیا جاتا۔ مذہب کی یہ نہایت ناقص توضیح ہے لیکن مذہب کیا ہے؟ اس کی تشریح سے قطعی اجتناب کیا گیا ہے۔ دنیا میں بیسیوں مذاہب ہیں کیا آپ کی تشریح ان سب پر حاوی ہو سکتی ہے۔

لارڈ اوبری (سر جان لبک) کا بیان ہے کہ امریکہ اور اوشینیا اور افریقہ کے کئی قبایل ایسے ہیں جو خدا کی ہستی کے قائل نہیں ہیں سیاحوں کہنا بجا ہوگا کہ وہ جانتے ہی نہیں کہ خدا۔ خالق۔ پرماتما کیا ہے؟ تاہم ان کا "مذہب" ہے۔ وہ درختوں اور پتھروں کو پوجتے ہیں۔ بزرگوں کی روحوں کی پوجا کی جاتی ہے۔ وہ دیکھیوں

مذہب کی ناقص تشریح مفہوم مذہب کو ادا کرنے پر قادر نہیں ہے۔

جاؤ۔ جینیوں کو لو جو سنسار کی پشت و پناہ ایشور سے بالکل منکر ہیں۔ تاہم ان کا مذہب ہے۔ بدھ مت بھی ایسا ہی ہے۔ دیو سماج بھی ایک مذہب ہے لیکن وہ خدا سے منکر ہے۔ کیا آپ کی تشریح ان مختلف مذہبی عقائد پر حاوی ہو سکتی ہے؟ ہرگز نہیں۔ کیا اچھا ہوتا اگر آپ اکتوبر کا "زمانہ" دیکھ لیتے جس کا شروع کا مضمون "مذہب اس کی ماہیت اور مفہوم" تھا۔ اس میں تمام مغربی اور مشرقی خیالات دیئے گئے۔ اور اس کے معانی اور ماہیت پر طویل بحث کی گئی ہے۔ اگر چہ فریڈریکس مولر کے ہبرٹ لیکچرز ۱۸۷۸ء اور گفرڈ لیکچرز ۱۸۹۵ء یا سر جان سیلے کا "نیچرل ریلیجن" یا پرنسپل ایڈورڈ کیرڈ کا "ایوولیوشن آف ریلیجن" یا ڈاکٹر ٹیل متعلقہ لیڈن یونیورسٹی ہالینڈ کے گفرڈ لیکچرز ۱۸۹۶ء یا ڈاکٹر ہاڈ کا رینڈ کے ہبرٹ لیکچرز ۱۸۸۷ء یا ڈاکٹر جیمز مارٹینو صاحب کی "اسٹڈی آف ریلیجن" ملاحظہ کر لیتے تو آپ اس گورکھ دھندے سے آسانی نکل جاتے۔ مگر آپ کی تو تحقیقات سے سخت عداوت معلوم ہوتی ہے۔ جو اس مضمون سے بخوبی عیاں ہو رہی ہے۔ مضمون محولہ بالا میں مذہب کے اصل اصول اور جوہر تین قسم ادا کئے گئے ہیں جن پر تمام علماء محقق اور فلاسفر متفق ہیں (۱) انضباط بالغیر (۲) رفاقت (۳) ترقی۔

مذہب کا مفہوم اور اس کا جوہر

انسان بالطبع ایک ہستی اعلیٰ کا محتاج ہے۔ ضرورت کے وقت وہ اس کی طرف رجوع ہوتا ہے۔ کیونکہ وہ ہستی ان تمام قوتوں کی ماخذ ہے جن سے وہ خود محروم ہے۔ وہ اس دنیا کے بکھیڑوں سے عاجز آکر اس ہستی اعلیٰ کے پاس جاکر اطمینان قلب حاصل کرتا ہے۔ جوں جوں اسے اس رفاقت کا تجربہ ہوتا جاتا ہے وہ جسمانی اور دنیاوی خواہشوں سے انحراف اختیار کرتا ہے۔ اس سے اس کا تزکیہ نفس ہوتا ہے اور وہ قربت الٰہی میں ترقی کرتا ہے۔ مذکورہ صدر عالموں کی اعلیٰ کتابوں کے مطالعہ سے انسان اس نتیجہ پر پہنچے بغیر نہیں رہتا جو میں نے بیان کیا ہے۔

سائنس کے معنے اور تعریف

سائنس کی بھی ایسی ہی بیہودہ اور طفلانہ تشریح کی گئی ہے۔ اور ڈاکٹر پال کیرس کو سخت پریشان کیا ہے جن کے نام سے سائنس ناآشنا ہے۔ "در اصل سائنس تلاش حق کے لئے ایک باقاعدہ کوشش کا نام ہے اور سچائی ہی صحیح اور واقعات کی مختصر اور نیز مکمل تشریح ہے۔" کیوں صاحب آپ کے نزدیک ڈاکٹر پال کیرس (ایڈیٹر اوپن کورٹ "مونسٹ" شکاگو) علم سائنس کے سب سے بڑے عالم ہیں۔ سر آلیور لاج۔ سر رابرٹ بال۔ سر ولیم رمزے۔ ڈاکٹر الفریڈ رسل والس۔ پروفیسر جے آرتھر ٹامسن۔ ڈاکٹر ارنسٹ ہیکل۔ موسیو برگسن وغیرہ ہم کی آپ کے نزدیک کوئی وقعت ہی نہیں ہے جن پر سائنس دنیا کو اس قدر ناز ہے۔ ہربرٹ اسپنسر۔ ہکسلے۔ ٹائیلر۔ رینڈ۔ لارڈ کیلون۔ پروفیسر صاحبان۔ سر جارج اسٹوکس ٹیٹ۔ بالفور اسٹوارٹ وغیرہ وغیرہ کی آرا اتنی مستند سمجھی جاتی ہے۔ اس کے لئے ہی ہم آپ کو نومبر گزشتہ کے ادیب کا حوالہ دیتے ہیں جس میں "سائنس اس کے مفہوم حدود وسعت اور طریقہ تحقیقات" پر ایک بسیط مضمون شائع ہوا ہے۔ اس میں بڑے بڑے عالموں کے آرا پیش کرکے یہ نتیجہ نکالا گیا ہے کہ سائنس علم کا مترادف ہے۔ اس سے وہ علم مراد ہے جو مشاہدات اور تجربات سے حاصل ہوتا ہے۔ یا یوں کہو کہ سائنس ان سب علوم پر حاوی ہے۔ جو انسان نے نہایت قدیم زمانہ سے لیکر آج تک اپنی عقل کی کدوکاوش اور ذہنی جدوجہد سے حاصل کئے ہیں۔" ہربرٹ اسپنسر کا قول ناطق سمجھا جاتا ہے۔ پہلے اس کا اقتباس دیتے ہیں۔ "سائنس کیا ہے۔ سائنس علم عامہ کے ارتقائے اعلیٰ کا نام ہے ..... سائنس حقائق کا نظام منضبط ہے۔ جو ہمیشہ وسعت اختیار کرتا اور اغلاط سے پاک ہوتا رہتا ہے۔" یہ اقتباس حکیم مذکور کے فلسفہ ترکیبی کی جلد اول سے ہے جو فرسٹ پرنسپلز (کے اصول اولیہ) کے نام سے مشہور ہے۔

راقم مضمون کی لاعلمی

"دہریوں کی کسوٹی بھی اسی قسم کی بیہودہ سی قائم کی ہے۔ جو راقم مضمون کی اپنی من گھڑت ہے۔ مگر ہم اس سے سروکار نہیں رکھنا چاہتے۔ راقم مضمون نے ہندوؤں، مسلمانوں اور عیسائیوں کے مذاہب پر بحث کرنے میں جس لاعلمی کا ثبوت دیا ہے وہ آپ ہی کا حصہ ہے۔ ہمیں دیگر مذاہب کے اصول کی حفاظت اور وکالت کرنے کی چنداں ضرورت نہیں ہے۔ اس لئے اپنے مذہب کی طرف بلاتوقف مائل ہوتے ہیں۔ آپ کی گوہر افشانی ملاحظہ ہو۔

"ہمیں دیباچہ کے اندر بتلایا گیا کہ عیسائیت اور سائنس کا آج تک ایک زبردست جنگ ہوتا رہا ہے۔ جس نے اس وقت عیسائیت کو گراؤنڈ سے منہدم کرادیا ہے۔"

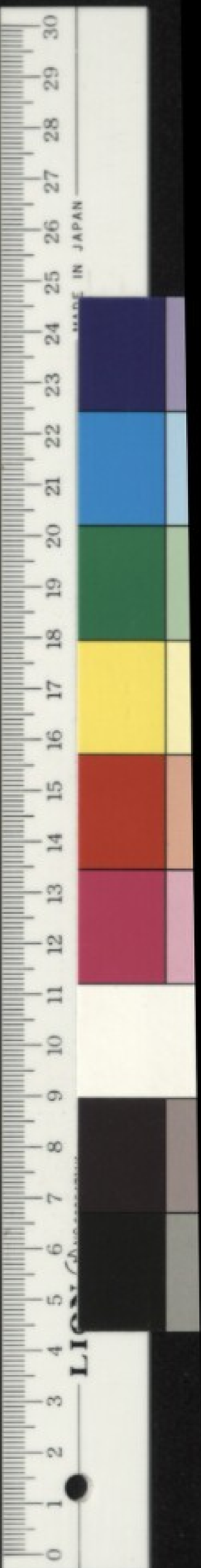
واہ رے آپ کی خوش فہمی۔ آپ نے امریکہ کے ایک عالم کی کتاب "معرکہ مذہب و سائنس" مترجمہ منشی ظفر علی خاں صاحب پڑھی ہوگی۔ مگر وہ کتاب تیس چالیس برس کی ہے۔ اور اس کے خیالات فرسودہ سمجھے جاتے ہیں۔ ہم ذرا آگے چلکر اس پر زیادہ بحث کرینگے۔

آپ کا حملہ بائبل کی تعلیم پر

راقم مضمون نے کبھی بائبل کو اٹھاکر دیکھنے کی تکلیف نہیں کی ورنہ ایسی مضحکہ انگیز غلطی کے ہرگز ہرگز مرتکب نہ ہوتے۔ چنانچہ آپ کہتے ہیں "عیسائیت کی تعلیم تھی کہ زمین چپٹی ہے۔ سائنس بتلاتی ہے کہ زمین گول ہے۔" گویا زمین کا چپٹا ہونا مسیحی مذہب کا اصل اصول ہے۔ مگر مہاشے جی! بائبل سے کوئی آیت تو پیش کی ہوتی تو آپ کی لن ترانیوں کی قلعی کھل جاتی۔ مگر دعوے بلاثبوت ناقص ہے۔ یہ علم جغرافیہ کا مسئلہ ہے۔ بائبل جغرافیہ یا طبیعات کی ٹیکسٹ بک نہیں ہے۔ عیسائیوں کا ہرگز عقیدہ نہیں ہے۔ "کہ زمین کی عمر چھ ہزار سال کی ہے۔" آپ بائبل سے اس کا ثبوت بہم پہونچائے گا۔ اور مشنریوں کا یہ بھی عقیدہ نہیں ہے "کہ زمین ساکن ہے۔" بیشک بائبل میں یہ مذکور ہے۔ بلکہ شروع میں ہی مندرج ہے۔ "کہ ابتدا میں خدا نے آسمان اور زمین کو پیدا کیا۔" اگر سائنس کے وسیع میدان میں چند قدم بھی سیر کی ہوتی تو یہ ڈینگ کبھی نہ مارتے کہ سائنسدان یہ کہتے ہیں۔ اور سائنسدان وہ کہتے ہیں۔ سر جان ہرشل۔ عمانوئیل کانٹ۔ سر نارمن لاکیر اور سب سے بڑھکر سر رابرٹ بال سب سے بڑے ماہر فلکیات کی "داستان افلاک" اور ڈاکٹر کرول کی "اسٹریل یونیورس" (ارتقائے ستارگان) ملاحظہ فرماکر اپنی غلط فہمی دفع کرلیجئے۔ ماہران فلکیات بیان کرتے ہیں کہ ابتدا میں اجرام فلکی وجود میں آئے تھے اور بعد ازاں ہماری کرہ ارض بنی تھی۔

بائبل کی آفرینش کی کیفیت سائنس کے مطابق ہے

بائبل کے شروع میں آفرینش عالم کی جو کیفیت مندرج ہے۔ وہ سائنس کے عین موافق ہے۔ اس طویل بحث کی مجھے مہلت نہیں ہے۔ مگر میرا ارادہ ہے کہ اس غلطی کو جس قدر جلد ہوسکے بیخ و بنیاد سے اکھیڑ کر دریا برد کردیا جائے۔ لیکن اصل بات تو یہ ہے کہ آریہ مہاشے یورپ کے دہریوں کے اعتراضات عاریتاً لیکر کسی مذہب پر وار کرنے کو آمادہ رہتے ہیں۔ ۱۹۰۴-۵ء میں آریوں نے بھی ان کا اعادہ کیا تھا۔ جس کی وجہ سے ہمارے مکرم و محترم دوست پادری ٹھاکر داس صاحب مرحوم کو "مذہب و سائنس" کے عنوان سے ایک رسالہ شائع کرنے کی ضرورت لاحق ہوئی تھی۔ تاہم آپ کی تشفی کے لئے میں آپ کے حسب منشا اور آپ کے دلپسند ثبوت اور آرا پیش کرتا ہوں۔ تاکہ آپ کی طبیعت خوش ہوجائے۔ لیجئے آپ کی منہ مانگی دلیل لیجئے۔ ارنسٹ ہیکل جرمنی کا سب سے بڑا سائنسدان ہے۔ تمام دہریوں کا گرو گھنٹال اور پیر و مرشد ہے۔ وہ مادی ہمہ اوستی اصول کا بانی ہے۔ اس کے چیلے جرمنی۔ فرانس اور انگلستان میں بھی ہیں۔ کئی سال ہوئے اس نے ایک ضخیم کتاب دو جلدوں میں "ہسٹری آف کری ایشن" لکھی تھی۔ جس کا انگریزی میں بھی ترجمہ



ہوچکاہے۔ وہ بائبل کے بیان آفرینش عالم کی بابت یوں لکھتا ہے

دہریہ سائنسدان کی شہادت

پیدائش کی کتاب کے اول باب میں جو بیان موسیٰ نے آفرینش عالم کی بابت لکھا ہے وہ گویا عہد عتیق کی تمہید ہے اور آج کے دن تک مہذب یہودی اور مسیحی دنیا میں بلاچون وچرا مانا جاتا ہے۔ اس کا تعلق یہودی اور مسیحی اصول ایمان سے بہت گہرا ہے۔ علاوہ ازیں یہ بیان بہت سادہ اور عام فہم پیرایہ میں ہے۔ خیالات کا سلسلہ طبعی ہے۔ اور قدیم زمانہ کی قوموں کے خیالات آفرینش کے مقابلہ میں نہایت صاف اور واضح ہے۔ خدا پہلے زمین کو بے جان پیدا کرتا ہے پھر وہ روشنی کو تاریکی سے اور پانی کو خشکی سے الگ کرتا ہے اُس کے بعد زمین بودوباش کے قابل بنجاتی ہے۔ پہلے نباتات پیدا ہوتی ہے اور پھر جانور۔ جانوروں میں پہلے پانی اور ہوا کے جانور اور پھر خشکی کے جانور پیدا ہوتے ہیں اور سب کے اخیر میں خدا انسان کو اپنی صورت پر اور سب پر حکومت کرنے کو پیدا کرتا ہے۔ موسیٰ نے جو بیان آفرینش عالم کا لکھا ہے اس میں ہمیں دو بڑے اور بنیادی اصول نظر آتے ہیں جو اس نے بڑی سلاست اور وضاحت سے بیان کئے ہیں۔ ایک تو جدا کرنے یعنی تفریق کا اصول اور دوسرا ارتقائے بتدریج یعنی تکمیل کرنے کا قاعدہ۔ مادہ عالم میں تفریق شروع ہوتی ہے اور آہستہ آہستہ وہ مختلف صورتیں قبول کرنے لگتا ہے۔ جس سے اسقدر انواع نباتی وحیوانی اور بے شمار موجودات قدرت پیدا ہوگئیں۔ گو موسیٰ اسے خالق کے فعل سے منسوب کرتا ہے۔ مگر اُس کی تہ میں یہ خیال ہے کہ ہیولا میں مختلف صورتیں پکڑنے کا عمل بتدریج ہوتا رہا ہے۔ اسلئے ہم یہودی مقنن (موسیٰ) کی جس قدر تعریف کریں کم ہے۔ کہ اُس نے اپنی چشم بصیرت سے عمل علم اور رموز کائنات کو خوب سمجھا۔ اور موجودات کے بتدریج وجود پذیر ہونے کی بھی کارروائی کو کماحقہ پہچان لیا"۔ دیکھو جلد اول صفحہ ۳۷ و ۳۸ انگریزی ترجمہ۔ ہیکل صاحب وہ کون سائنسدان ہیں جو بائبل کے ابتدائی بیان آفرینش کو محض گپ تصور کرتے ہیں۔

اور لیجئے پروفیسر پی۔ جی۔ ٹیٹ ایڈنبرا یونیورسٹی کے

سائنس اور مسیحی مذہب میں کوئی اختلاف نہیں ہے

نامی عالم برطانیہ کے ایک نہایت معتقد سائنسدان تھے اس کا اندازہ صرف اس امر سے ہو سکتا ہے۔ کہ عالم موصوف نے لارڈ کیلون کے ساتھ علم نیچرل فلاسفی "ایسی شہرہ آفاق کتاب لکھی تھی آپ کا چند سال ہوئے انتقال ہوگیا۔ آپ نے "انٹرنیشنل ریویو" میں ایک عالمانہ مضمون کے دوران میں حسب ذیل لکھا تھا "بڑے وثوق کے ساتھ مذہب (مسیحی مذہب) اور سائنس کی ناموافقت اور مغائرت پر بار بار زور دیا جاتا ہے۔ مگر یہ غلطی ہے۔ اور ایسی فحش غلطی ہے کہ برطانیہ کا کوئی عالم اس میں پڑکر اپنے دامن شہرت پر دھبہ لگانا پسند نہیں کرے گا۔ چند سائنسدانوں کو چھوڑ کر باقی سچے سائنسدانوں اور طبیعیاتی (الہیات) کے عالموں میں کوئی معقول بنائے اختلاف وتنازع نہیں ہے"۔

ٹیول نے ایک مشہور کتاب "ماڈرن فزکس" (طبیعیات جدید) کے نام سے لکھی ہے۔ جس میں وہ لکھتا ہے۔ سائنس کے بڑے بڑے محقق جن کے نام کئی مسائل کے انکشاف کے ساتھ وابستہ رہینگے۔ سچے مسیحی تھے۔ گلیلیو۔ کیپلر۔ بیکن۔ سر آئزک نیوٹن وغیرہ مسلم اپنے زمانہ کے فراڈے۔ سر ڈیوڈ بروسٹر۔ لارڈ کیلون وغیرہ ہم زمانہ حال کے بہت بڑے بڑے سائنسدان ہیں۔ یہ سب کے سب مسیحی تھے۔ سر جارج اسٹوکس جو زمانہ حال کے "نیوٹن" سائنس کے نہایت ممتاز ومعروف عالم تھے۔ وہ پکے دیندار تھے۔ علاوہ ازیں کلارک میکس ویل۔ لارڈ ہرشل عالم فلکیات۔ پروفیسر ایڈمز پروفیسر بائل کیمسٹری کا حامی۔ ڈالٹن مسئلہ سالمات کا مخترع۔ سر جیمز سمپسن کلوروفارم کا موجد۔ پروفیسر ایڈم سج وک۔ جیالوجی کا مشہور ماہر پروفیسر ینگ جس نے روشنی کی لہروں "کا مسئلہ وضع کیا تھا۔ جول۔ جس نے حرارتی قوت کا مسئلہ قائم کیا تھا سب کے سب مشہور علما اور ساتھ ہی دیندار مسیحی تھے سر ولیم ہگنس۔ لارڈ لسٹر۔ پروفیسر ٹکل۔ فاسٹر۔ رائل سوسائٹی کے پریسیڈنٹ۔ پروفیسر صاحبان کرم براؤن۔ پوئنٹنگ برن سانڈرسن۔ گریم۔ ریکن۔ ہیلم ہولٹس۔ ایڈریز

بڑے بڑے عالمان سائنس مسیحی مذہب کے پیرو تھے

کیلے ہرس سامن۔ میکلسٹر۔ ڈوہیڈ۔ وغیرہ سب کے سب مسیحی مذہب کے حامی اور معتقد تھے اُن میں سے کئی آج موجود نہیں ہیں۔ ڈاکٹر گلیڈسٹون نے کیمسٹری میں بہت سی دریافتیں کی تھیں ۱۸۹۹ء میں اُنہوں نے رائل سوسائٹی برطانیہ کے ممبروں کے مذہبی معتقدات کی بابت یہ بیان کیا تھا کہ اُن کا کل شمار (۳۴۲) ہے۔ ان میں سے (۱۷) کے عقیدہ اور دینی میلان کی بابت آنےوالی شہادت دی تھی۔ کہ وہ مسیحی ہیں اور باقیوں سے ذاتی طور پر واقف نہ تھے۔ یاد رہے کہ رائل سوسائٹی برطانیہ کے بڑے بڑے عالموں کی انجمن ہے معمولی عالم اس کے فیلو نہیں بنائے جاتے۔ جن عالموں کے اوپر نام دیئے گئے ہیں۔ ان میں سے بہت سے ایسے تھے جنہوں نے سائنس کے مختلف شعبوں میں اپنی کوششوں اور دریافتوں سے حیرت انگیز انقلاب پیدا کر دیا ہے۔ اور وہ اقلیم سائنس کے نہایت ممتاز ارکین سمجھے جاتے ہیں۔ اُس کے ساتھ وہ پکے مسیحی تھے۔ اور مسیحی مذہب پھیلانے کے لئے روپیہ پیسہ دیا کرتے تھے چارلس ڈاروں نے بھی لنڈن مشنری سوسائٹی کا مبارک کام دیکھ کر جو اُس نے جنوبی امریکہ کے جنوبی جزائر میں ملاحظہ کیا تھا۔ ۵ پونڈ بھیجے تھے اور اپنا نام سوسائٹی کے سرپرستوں میں لکھے جانے کی درخواست کی تھی۔ یہ شاید ۱۸۶۷ء کا واقعہ ہے۔

پروفیسر رومینز کا دوبارہ مسیحی ہونا

پروفیسر جارج جے۔ رومینز ڈارون کے بعد سب سے مشہور عالم الحیوانات تھے اور نہایت لائق محقق اور سائنسدان تھے۔ آپ نے کئی معرکۃ الآرا علمی کتابیں تصنیف کی ہیں۔ اٹھائیس سال کی عمر میں دہریہ بن گئے۔ اور اٹھارہ بیس سال تک اسی خیال میں رہے۔ مگر پھر مسیحی بنگئے۔ اور خداوند مسیح پر ایمان لائے۔ وہ اپنے دوبارہ مسیحی ہونے کی بابت کہتے ہیں۔ میں نے یہ دیکھا کہ کیمبرج کے سارے کے سارے بڑے بڑے ماہران سائنس بڑے

دیندار مسیحی ہیں۔ جیسے سر ڈلیمان سن سر جارج اسٹوکس پروفیسر ٹیٹ کلارک میکس ویل۔ یہی بڑے استادوں میں اور ان سے کمتر درجہ پر روب ہاٹو ہنٹر وغیرہ اس سب عیسائی تھے۔ یہ خیال پروفیسر ممدوح نے اپنے خیالات درباره مذہب کے صفحہ ۱۳۷ پر ظاہر کئے ہیں۔

برٹش ایسوسی ایشن کا اعلان

ہمارے مخاطب کے لئے شاید یہ دلیل زیادہ معقول ہوگی جو اخیر میں درج کی جاتی ہے۔ برٹش ایسوسی ایشن برطانیہ کے تمام سائنسدانوں کی سبھا ہے۔ جس کے ممبروں کا شمار آجکل شاید سات آٹھ سو کے درمیان ہوگا۔ یہ ہر سال کسی بڑے شہر میں جمع ہوکر سائنس کے مسائل پر بحث کرتی ہے۔ چند سال کا ذکر ہے کہ اس کے (۶۱۷) ممبروں نے جن میں کئی چوٹی کے سائنسدانوں میں شمار ہوتے ہیں۔ اپنے سالانہ جلسے میں حسب ذیل اعلان مرتب کرکے شائع کیا تھا۔

"ہم جو علوم طبعیہ کے طالب علم (محقق) ہیں ہمیں یہ دیکھکر افسوس ہوتا ہے۔ کہ بعض لوگ سائنس کی تحقیقات سے الٹا مطلب نکالتے ہیں۔ اور کتب مقدس (بائبل) کے بیان کو مشکوک اور ناقابل اعتبار ٹھہرانے کی کوشش کرتے ہیں ہم خیال نہیں کرتے کہ کلام خدا میں جو صحیفہ قدرت اور بائبل میں پایا جاتا ہے۔ اس میں کوئی تناقص پایا جائے۔ چاہے ظاہرا کتنا اختلاف کیوں نہ ہو علم طبعی ادھورا ہے سال بسال اس میں اضافہ ہو رہا ہے۔ اس وقت ہمیں اپنی عقل سے دھندلا سا دکھائی دیتا ہے۔ مگر وہ زمانہ آنے والا ہے۔ جب ان دونوں صحیفوں میں ہر امر میں اتفاق و موافقت پائی جائے گی"۔

(ملاحظہ ہو مسوٹے اور ریاضیات! مصنف سیموئیل کینز)

سائنس کے مسائل کی ناواقفی سے آریہ مہاشہ نے ایسا لچر دعوےٰ کیا ہے۔

اس سے راقم مضمون کو معلوم ہوگیا ہوگا کہ ان کا دعوے کیسا لچر اور لغو ہے۔ یہ ان کی جہالت سائنس ہے جو انہیں ایسی لنترانیاں ہانکنے کی تحریک کرتی ہے۔ اگر وہ ان سے واقف ہوتے تو ایسی تعلی کی نہ لیتے۔ مصنف "ویدک دہرم اور سائنس" نے مسیحی مذہب کے بنیادی اصولوں کو مطلق نہیں چھیڑا ہے۔ اور نہ یورپ کے دہریوں کے اعتراضات مانگ کر مسیحی مذہب کے بنیادی اصولوں پر وارد کئے ہیں۔ اصل یہ ہے کہ انہیں ہمارے معتقدات کی خبر ہی نہیں ہے اس لئے اُن کی آگاہی کے لئے ہم یہاں پر اختصاراً بیان کئے دیتے ہیں (۱) خداوند مسیح کی ذات بابرکات سے مسیحی مذہب قائم ہے وہ ہمارا الہٰی داتا اور فضل رحمانی کا وسیلہ واحد ہے۔ (۲) بائبل

مسیحی مسلمات

الہام ربانی کا صحیفہ ہے (۳) کفارہ (۴) گناہ اور نجات (۵) سزا و جزا مردوں کی قیامت اور اُن کے علاوہ زمین و آسمان کا خالق و مالک خدا باپ ہے۔ مسیحی مذہب میں مسئلہ ثالوث کو خاص وقعت حاصل ہے جو ہمارے تصور خدا کی جان ہے۔ چونکہ راقم مضمون نے ان مسائل کو بالکل اچھوت جانے دیا۔ اس وجہ سے ہم اُن کے لئے معذرات کرنے کی ضرورت نہیں سمجھتے۔ عند الضرورت ان کی طرف رجوع ہونگے۔

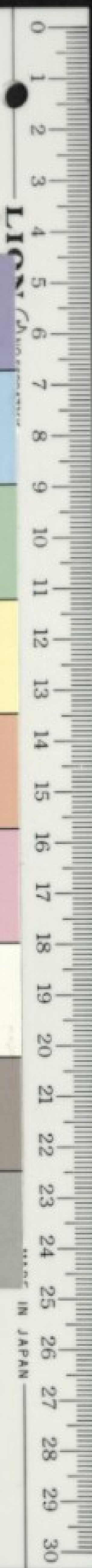
ویدک دھرم اور سائنس میں عداوت

ویدک دہرم اور سائنس کے باب میں راقم نے نہیں بتایا کہ ویدک دھرم کس چڑیا کا نام ہے۔ اور اُس کے بڑے بڑے بنیادی اصول کیا ہیں۔ بلکہ جیسا ان مہاشوں کا قاعدہ ہے نہایت دیدہ دلیری کے ساتھ یہ دعوے کیا ہے۔ جہاں دنیا کے بڑے بڑے مذاہب غلط اور لغو ثابت ہوئے ہیں۔ وہاں ویدک دہرم اپنی اصلی شان میں نظر آتا ہے۔۔۔۔ ویدک دھرم کے مسائل پر جوں جوں روشنی ڈالی جاوے توں توں اُن میں توانین قدرت کی خوبیاں نمایاں طور پر آشکارا ہوتی ہیں۔ "ویدک دھرم" اور "قوانین قدرت" کو ایک چیستان بناکر پڑھنے والوں کے سامنے رکھ دیا ہے۔ اور ان سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ اسے بوجھنے اور سمجھنے کی کوشش کریں۔ آپکی خوش فہمی اور علمیت کی جتنی داد دی جائے کم ہے۔ "ویدک تہذیب کے گلدستہ رات" کے باب میں بچے کی تڑاگی باندھنا۔ حجامت کے بعد ہی سے سر دھونا۔ ہاتھ جلتے ہی لون کا ناگہ باندھنا۔ پانی کے متعلق ہندوؤں کی خاص احتیاط "بچہ کے سوال کے جواب میں ماں کا بادلیا کو سمندر سے پانی پی کر لوٹتا بتانا اور پرانا یام" وغیرہ اس زمانہ فضیلت کے مطابق سب سائنسی اصول کے مطابق ہیں۔ بلکہ "ایک آریہ کی روزانہ زندگی کے فرائض بھی عین سائنس اور قدرت کے مطابق پائے جاتے ہیں"۔ کیا وید دہرم اور یہی اصول ہیں جنہیں عین سائنس کے موافق قرار دیا گیا ہے۔ اس ہرزہ گوئی کے جواب میں دو ایک باتیں ضمناً بیان کی جاتی ہیں آسٹریلیا اور امریکہ کے وحشی اپنے بدنوں کو سرخ رنگ سے رنگ لیتے ہیں۔ بعض فرانسیسی ڈاکٹر کہتے ہیں اس سے چیچک کا اثر نہیں ہوتا کہیں مہاشا جی۔ کیا وہ اپنے دستوں کو سائنس کے عین مطابق قرار دیتے ہیں آپ سے کم حق بجانب ہیں؟ سب ہندو گائے کے گوبر سے مکان لیپتے پوچتے ہیں۔ اور یہ امر مسلمہ ہے کہ گوبر میں ہزارہا قسم کے اجرام ہوتے ہیں۔ ڈاکٹروں کی تحقیقات ہے کہ سل اور دق کے کیڑے گائے کے جسم میں سب سے زیادہ ہوتے ہیں۔ اس لحاظ سے گوبر سے جراثم نکلکر دودھ۔ پانی اور دیگر چیزوں میں سرایت کرجاتے ہیں۔ کیا یہ بھی سائنس کے مطابق ہے؟ پڑھے لکھے ہندو خود ان فضولیات سے پرہیز کرتے ہیں۔ ہمارے دوستوں کا سائنس اس قسم کا ہے۔ ہم بھی برسوں سے ویدک دھرم سائنسی اصولوں پر مبنی سنتے چلے آتے ہیں۔ لیکن کسی آریہ ودوان نے اسے ثابت کرنیکی زحمت کبھی گوارا نہیں کی ہے۔ لہٰذا ہم اسکی طرف رجوع ہوتے ہیں۔ اور سائنس کے نہایت معرکتہ الآرا اور مسائل کی روشنی میں ویدک دھرم کے بنیادی اصولوں پر غور کرتے ہیں۔

بنیادی اصول

اس امر کو خوب ذہن نشین کر لینا چاہئے کہ راقم مضمون نے ویدک دھرم کا کوئی بنیادی اصول بیان کرکے اسے سائنس کے مطابق نہیں ٹھہرایا بلکہ ویدوں کے چند شلوک کی طرف





اشارہ کر کے بے تار کی خبر رسانی ٹیلیفون اور پانی کی ترکیب وغیرہ کو سائنس قرار دیا ہے۔ گویا وید کیمسٹری اور طبعیات کی کتاب ہے۔ رائے بیج ناتھ بہادر صوبجات متحدہ کے ایک نہایت زبردست عالم ہیں آپ نے ہندو دھرم کے بنیادی اصول Essentialism of Hinduism پر بحث کرتے ہوئے پانچ اصول ایسے اصل اصول بیان کئے ہیں اور ان سب میں مقدم مسئلہ کرم ہے۔ اگر ہم غلطی نہیں کرتے تو آریہ مت کا بھی یہی اصول سب سے مقدم ہے جس کے انکار سے سارا ویدک دھرم نحس و نحس ہو جاتا ہے۔ بلکہ یوں کہنا بجا ہے کہ کرم پر نہ صرف

مسئلہ کرم آریہ مت بلکہ ہندو دھرم اور ہندو فلسفۂ دین قائم ہے۔ اسے ان کے عقاید سے خارج کر دو تو باقی کچھ بھی نہیں رہتا جو کچھ ہم اس وقت ہیں وہ پچھلے جنم کے کرموں کے سبب سے ہیں۔ اس کے ساتھ تناسخ کا گورانٹ مسئلہ وابستہ ہے جس کی رو سے انسان بار بار جنم لیتا ہے اور کرموں کا پھل بھوگتا ہے اسی کے سبب سے سورگ اور نرک (جنت اور جہنم) انجات (موکش) اور پاپا کا اعتقاد لازم آتا ہے۔ الغرض ویدوں۔ پرانوں۔ اپنشدوں بھاگوت گیتا وغیرہ کے مذہب اور فلسفہ کی بنیاد کرم پر ہے اگر کسی آریہ یا ہندو سے پوچھو کیوں صاحب شروع میں انسان کن کرموں کی رو سے جنم پایا تھا تو جواب ملتا ہے کہ ہم شروع کو نہیں مانتے۔ اس عقیدہ کے رو سے سرشٹی (دنیا) آدی (قدیم۔ ازلی) مانی جاتی ہے۔ پرماتما جیو۔ مادہ سب اناوی (ازلی و ابدی) ہیں۔ ان کا نہ آغاز ہوا تھا اور نہ انتہا ہوگی۔ یہ چکر ہمیشہ سے چلا آتا ہے سدا اسی طرح چلا جائیگا جیسے دن کے بعد رات اور رات کے بعد دن ہوتا ہے۔ اسی طرح یہ برہمانڈ چکر ہے۔ آؤ اب ذرا اس فلسفہ پر غور کریں آیا یہ سائنس کے موافق ہے یا منافی۔ ایک سے زیادہ وجود قدیم (اناوی) ماننا سائنس

سائنس ایک سے زاید قدیم وجود نہیں مانتا کی تعلیمات کے سراسر خلاف ہے۔ ارنسٹ ہیکل جس کا ذکر پہلے کیا جا چکا ہے۔ صرف ایک وجود قدیم مانتا ہے۔ اور وہ مادہ عالم Substance کی ہے اور بیجان شے ہے۔ وہ خدا اور روح بہیئت وزن حسن اجزا

وغیرہ سے منکر ہے۔ وہ ناستک ہے۔ کیا آپ اس کا نظریہ لیکر اپنے عقیدہ کے ایک حصہ کو ثابت کرنا چاہتے ہیں۔ آریہ مہاشے ہربرٹ اسپنسر کا قول مادہ کو قدیم ثابت کرنے کے لئے پیش کیا ہے۔ مگر وہ خدا روح وغیرہ کی نسبت اپنی لاعلمی ظاہر کرتا ہے۔ قوت۔ حرکت وغیرہ اس کے نزدیک قدیم ہیں اور اسی طرح مادہ بھی ہے۔ کیا آپ ان خیالات سے اپنے عقیدہ کی تقویت کرینگے؛ پھر آپ کا عقلی ایمان کیسا صحیح ٹھہر سکتا ہے۔ سائنسدانوں میں جس مادہ پرست مادہ عالم کو قدیم مانتے ہیں مگر اور بہت سے عالم صرف خدا کو وجود قدیم ٹھہراتے ہیں چنانچہ انہیں میں لارڈ کیلون بھی ہیں جنکی شہادت دنیا کی عمر کی نسبت راقم مضمون نے پیش کی ہے اب ایک سے زیادہ ہستیوں کے قدیم کا مسئلہ ہے یعنی خدا روح۔ مادہ۔ یہ تینوں قائم بالذات مانے جاتے ہیں۔ انہیں کسی نے پیدا نہیں کیا ہے۔ بلکہ آپ سے آپ پیدا ہوئے ہیں۔ یہ عقلاً محال ہے جو وجود قدیم ہے وہ اپنے جوہر اور صفات سمیت بے پایاں ماننا پڑتا ہے۔ اس کے بغیر اور کوئی نہیں ہو سکتا خدا ہر جگہ حاضر و ناظر (سرو ویاپک) علیم مطلق۔ عالم الغیب۔ سمجھا جاتا ہے کیا مادہ اور روح اس کے علم مطلق سے خارج ہیں؟ اگر وہ قدیم ہیں تو ضرور اس کے علم سے خارج ہیں۔ اگر وہ اس کے علم میں شامل سمجھے جائیں تو وہ قدیم (اناوی) نہیں ہو سکتے یہ محال عقلی ہے۔ فلسفہ کے رو سے یہ مسئلہ نہایت نامعقول ہے کہ دو یا تین وجود مطلق مانے جائیں۔ ان کا ایک دوسرے سے کوئی تعلق نہیں ہو سکتا۔ اور وہ علم میں بھی نہیں آسکتے۔ اگر بالفرض مادہ کو قدیم مان لیا جائے تو خدا کو اس کا علم کیسے ہو سکتا ہے۔ اور وہ بغیر موجودات اس کے وسیلہ سے کیسے بنا سکتا ہے؛ کیونکہ اس کا وجود جداگانہ ہے۔ یعنی وہ قائم بالذات ہے۔ اور اپنے وجود کے لئے خدا کا ہرگز محتاج نہیں ہے۔ لیکن آریہ عقیدہ کے رو سے جیسے کمہار کو برتن بنانے کے لئے چاک اور مٹی چاہئے۔ اسی طرح خدا کے لئے عالم پیدا کرنے کے لئے مٹی (مادہ) اور چاک (جیو آتما) درکار ہے لیکن اس خیال میں جو قباحتیں ہیں وہ اوپر بیان کی گئی ہیں۔ یہ مسئلہ اجتماع ضدین کی صورت پیش کرتا ہے۔ مادہ اور روح کو قدیم تو ٹھہرایا جاتا ہے۔ مگر ان اوصاف سے انہیں محروم کیا جاتا ہے۔

جو قادر مطلق الاطلاق (Absolute) کے وجود کے ساتھ لازم ہیں۔ ہم نے سائنس کی تشریح میں فلسفہ کو بھی سائنس میں شامل کیا ہے۔ اسلئے ہم فلسفی استدلال اور وسائل سے کام لے رہے ہیں۔ اسی بنا پر ہم دنیائے قدیم اور بے ابتدا کے

مسئلہ اسباب و نتائج سے صرف ایک علت اولی منتج ہوتی ہے مسئلہ کو جانچتے ہیں اسباب و نتائج (Cause & Effect) کے مسئلہ کے رو سے آپ کو ایک علت العلل ماننا لازم آتا ہے جو تمام موجودات کا سبب اولی ہے۔ اگر علت و معلول کے سلسلہ کا کھوج کرتے ہوئے تمام زمین و آسمان کو چھان ماریں تو اخیر میں ایک علت ملتی ہے۔ جسکے آگے بڑھنا محال ہے۔ اور اسے ہم خدا۔ اللہ۔ ایشور۔ پرماتما۔ پرمیشور وغیرہ ناموں سے پکارتے ہیں۔ عمانوئیل کانٹ ایسے بے نظیر فلاسفر بھی عالم کی ابتدا مانتے ہیں۔ بڑے بڑے سائنسدان اسی عقیدہ کے قائل ہیں۔ فلاسفروں کا سب سے بڑا مسئلہ اسباب و نتائج ہو کسی امر کی صحت و عدم صحت ثابت کرنے کے لئے اسی کی بنا پر استدلال

مسئلہ ارتقا کے رو سے بھی یہ اصول غلط ہے۔ کیا جاتا ہے مسئلہ ارتقا Evolution کے رو سے آپ خدا روح مادہ کو قدیم نہیں مان سکتے تناسخ بھی اسی مسئلہ سے رد ہو جاتا ہے اور مسئلہ ارتقا جسکا موجد چارلس ڈاروِن تھا سائنس جدید کا نہایت شاندار مسئلہ ہے سب مسائل پر اسی کی رو سے استدلال کیا جاتا ہے غالباً مارچ کے ادیب میں کون و فساد کے عنوان سے راقم سطور کا مضمون شائع ہوا ہے آریہ مہاشے اسے ضرور پڑھیں۔ کیونکہ یہاں پر گنجائش نہیں ہے کہ اس مسئلہ ارتقا کے

مسئلہ انتشار قوت بھی اس کے خلاف ہے مختلف پہلوؤں پر بحث کیجائے فزیکل سائنس کا ایک اور نہایت ضروری اور مسلمہ مسئلہ انتشار قوت (Dissipation of Energy) ہے۔ جس کے مخترع لارڈ کیلون ہیں تمام سائنسدانوں کے نزدیک

تھے۔ اس سے مراد یہ ہو کہ ہر ایک وجود سے قوت نکلکر ضائع ہوتی رہتی ہے اور وہ واپس نہیں آتی۔ اس مسئلہ کے رو سے آپ کی دنیا قدیم (شئی انادی) نہیں ٹھہر سکتی سب خاتمہ پانے کے راستہ میں اس مسئلہ سے ایک عظیم شور کر حاصل ہو جاتی ہے۔ ہم نے لارڈ موصوف کے الفاظ میں زیادہ وضاحت اور تفصیل سے بیان کئے دیتے ہیں تاکہ ڈریگ وہ ہم صراور سائنس کے ساتھ ہم کو اس بابت گمان نہ رہے اور معلوم ہو جائے۔ کہ آپ کے عقائد کی سائنس کیسے تائید کرتا ہے۔

عالم مرئی میں یہ ایک عام بات دیکھی جاتی ہے کہ کینیٹک انرجی (قوت کینٹک) اجرام و اجسام سے خارج ہو کر منتشر ہوتی رہتی ہے جو عمل انقلاب طبعی موجودات کے اندر جاری ہے۔ اس سے منتشر قوت کی تلافی نہیں ہوتی اور نہ یہ نقصان قوت اجزا کے اجتماع سے پیدا ہوتا ہے۔ چاہے وہ نباتی زندگی سے ہو یا ساحل یا جاندار مخلوق کی ارادت کے تابع۔ ایک زمانہ تھا جب ہماری کرہ ارض انسان کے بود و باش کے قابل نہ تھی اور ایک زمانہ آنے والا ہے جب حضرت انسان کا یہاں رہنا محال و ناممکن ہو جائے گا۔ لارڈ موصوف نے یہ خیالات ایک مضمون کے دوران میں ظاہر کئے تھے۔ جو فلاسوفیکل میگزین کی جلد دوم میں شائع ہوا تھا۔ پروفیسر صاحبان بالفور سٹوارٹ و ٹیٹ نے "عالم غیر مرئی" میں پروفیسر جیونز نے اپنی مشہور کتاب "پرنسپلز آف سائنس" (اصول علم تجربہ) میں اس مسئلہ پر بڑی خوبی کے ساتھ بحث کی ہے۔ یہ آراء صرف اسلئے پیش کئے گئے ہیں کہ بڑے بڑے سائنسدانوں کے خیالات انتشار قوت کے مسئلہ کی بابت بخوبی واضح ہو جائیں اور ہمارے مخالف کو شک و شبہ کی گنجائش نہ رہے۔ اس مسئلہ کو خود اور واضح کرنا مناسب ہے۔ پروفیسر اصیرڈ پیگلر مشہور ماہر فلکیات کہتے ہیں کہ آفتاب سے دس لاکھ اکائیاں حرارت اور روشنی خارج ہوتی ہے۔ مگر ان میں سے صرف دو سو ستائیس واں حصہ سیارہ وار زمین پر منقسم ہوتی ہے۔ باقی خلا میں جا کر غائب ہو جاتی ہے۔ اجرام و اجسام کی قوت خارج ہو ہو کر عالم میں Equilibrium ہمہ وزنی تناسب پیدا ہو رہا ہے۔ وہ وقت آئیگا جب قوت و حرکت جو موجودات کی جان ہے۔ ہر حصہ عالم میں مساوی مقدار میں محیط ہو جائے گی۔ اجرام مردہ ہو جائینگے۔ اب بتاؤ سرشٹی ازل سے ابد تک کس طرح قائم رہیگی مگر اس کی انتہا ہوگی تو یہ ضرور ہے کہ اس کی ابتدا ہو اور جب یہ لازم و ملزوم کا اصول غالب آیا تو وہ قدیم نہیں ٹھہر سکتی سائنس اور فلسفہ کا فیصلہ اس کے خلاف ہے۔

اس ساری بحث سے نتیجہ یہ نکلا کہ آریہ مت کے بنیادی عقائد جدید سائنس کی تعلیمات اور مسلمات کے کسی طرح موافق نہیں قرار دئے جا سکتے۔ مسئلہ کرن و فساد اور Evolution Idea کی رو سے کرم تناسخ وغیرہ سب عقائد نامعقول ٹھہرتے ہیں مسئلہ انتشار قوت کے مطابق سرشٹی اناری نہیں ٹھہر سکتی۔ مسئلہ سبب بھی ہمیں اس کی ابتدا تسلیم کرنے کو مجبور کرتا ہے۔ سائنس جدید ایک سے زیادہ وجود قائم بالذات اور قادر علے الاطلاق تسلیم کرنے میں مانع آتا ہے۔ اس کی تعلیم اس کے متعلق نہایت واضح ہے وہ صرف ایک اصول اولیہ علت العلل۔ مبداء عالم مانتا ہے۔ بعض کے نزدیک وہ مادہ اور باقی عالموں کی رائے میں وہ آتما Mind یعنی قائم بالذات اور واجب الوجود ہے۔

صرف مسیحی عقائد عقل اور سائنس کے رو سے واجب اور معقول ٹھہرتے ہیں

برخلاف اس کے مسیحی عقیدہ تمام معقول اور انسان کے عقل و تجربہ کے موافق ہے ہم یہ مانتے ہیں کہ خدا نے سب چیزوں کو اپنی قدرت کاملہ سے پیدا کیا ہے۔ ہم نے مذہب پر بحث کرتے وقت اس کا جوہر تین امر قرار دیئے تھے۔ سب سے پہلا احتیاج بالغیر ہے۔ یعنی انسان طبعاً اپنے کو کسی قوت کاملہ اور وجود مطلق (خدا) کا محتاج سمجھتا ہے۔ دکھ کے وقت ہم یا خدایا خدایا پکارتے اور اس سے مصیبت سے رہائی دلانے کی دعا کرتے ہیں۔ اگر پاکیزگی اور نیکی کے رستہ میں ترقی کرنا چاہو تو ہمیں خدا ہی کی طرف رجوع ہوتے ہیں اور اس سے ہدایت اور رہنمائی کی استدعا کرتے ہیں آریہ سماج کے ہفتہ واری دعائیہ جلسہ میں بار بار یہ دعا مانگی جاتی ہے۔ "ہے پیا تمن تو ہم سب کا۔ ہم دین ہیں تو ہماری اگوا اور رکھشا کر" وغیرہ الغرض ہم سب آستک اپنے کو خدا کے دست نگر سمجھتے ہیں۔ اگر ہم محتاج ہیں تو ظاہر ہے کہ خدا کے پیدا کردہ ہیں اگر ہم اس کی مخلوق ہیں تو روح قدیم کیسے ٹھہر سکتی ہے۔ اگر ہم قدیم ہوتے تو ہمارے اندر اس کا یہ احساس ہونا چاہئے اور ہمیں خدا سے کسی قسم کی مدد نہیں مانگنا چاہئے۔ اگر ہم خدا کے پیدا کردہ نہ ہوتے تو ہم اس کے ہرگز محتاج نہ ہوں۔ صرف یہی اصول اور عقیدہ ہے جو ہمارے حاسہ دینی کے مطابق ہے۔ اور ہماری روحانی ضروریات کو پسند کرتا ہے۔ عقل اس پر صاد کرتی ہے تمام سچے اور پاک علم سے اس کی تصدیق ہوتی ہے یہی اصول ناستک۔ یہ دستی اور دوئیت وادو Dualism یعنی اصول تثنیہ کے خلاف ہے۔

یہاں پر زیادہ گنجائش نہیں ہے ورنہ ہم مسیحی اصولوں پر سائنس اور فلسفہ کی روشنی میں بحث کر کے ان کی فضیلت اور معقولیت ثابت کرتے۔ لیکن بخوف طوالت اس بحث کو دانستہ نظرانداز کرتے ہیں۔ اور کسی موقعہ پر یا کسی کتاب میں ان معرکۃ الآرا مسائل پر خوب شرح و بسط سے بحث کی جائے گی۔

جے۔ آر۔ رائے۔ ہندو ہوٹل۔ لاہور۔



شعر و سخن

غزل

نقش پا جیسے تجھے اپنا جمانا یاد ہے۔
یا عصیاں ساری دنیا کا اٹھانا یاد ہے

یاد ہے ہم کو مسیحا تیرا آنا یاد ہے
یاد ہے تیرا ہمیں اک دن جلانا یاد ہے

عہد مہاباپی کی خاطر دکھ اٹھانا یاد ہے
باپ سے کہہ کے تمہارا بخشوانا یاد ہے

کیوں نہیں جی جان سے جیسے کروں تجکو پیار
تیر عصیاں سے مجھے تیرا چھڑانا یاد ہے

دل شکستہ ہوں گو تیرا در پہ تمہارے آنکر
آمرے دل میں تجھے تو آنا جانا یاد ہے

حسرتیں دل میں ہزاروں ہیں خطائیں بیشمار
بخشش سے ان کو تمہیں پردے جلانا یاد ہے

خاور تو فضل سے اپنے دل ناشاد کو
تجکو دنیا اور خالق سے رلانا یاد ہے۔

ہے یہی دل کی تمنا تم تو دیکھا ہی کروں۔
رنج و غم درد و ظلم تم کو مٹانا یاد ہے

کون کر سکتا ہے ہم کو تیری الفت سے جدا۔
تیرے شاگردوں کا ہم کو تانہ دوانہ یاد ہے

منگل ہے وہ مسیحا جو دوبارہ آئیگا
حد پر بھی تو تمہیں جلوہ دکھانا یاد ہے۔

ہے دعا ہی تمری اے مسیحا جلد آ۔
مسئلہ تثلیث کو تم کو سکھانا یاد ہے

سالم آرے حاکم رائے قمر بے ارے ساجوتانہ

انتخاب الاخبار

زمین سے چاند تک صرف دو دن میں

ہماری دنیا کے لوگ چاند تک پہونچنے کے لئے بڑے جد و جہد کر رہے ہیں۔ ان کے اندر یہ زبردست خواہش موجزن ہے کہ کسی طرح اس چمکنے والے خوبصورت چاند تک پہونچ جائیں۔ چنانچہ اب فرانس سے خبر آئی ہے کہ وہاں کے ایک انجنیر رابرٹ ایس نالٹ پلیٹری نے اسی کے متعلق ایک دلچسپ مضمون شائع کیا ہے۔ جس میں آپ نے بتلایا ہے کہ ایک مشین ایسی تیار ہو سکتی ہے جس کے ذریعہ ہم چاند تک دو روز میں پہونچ سکتے ہیں۔ مسٹر پلیٹری لکھتا ہے۔ کہ فی الحال تو اس تجویز پر عمل نہیں ہو سکتا ہے۔ لیکن دکھلایا جا سکتا ہے کہ کس طرح سے یہ سفر ممکن ہے۔ اس کی رائے ہے کہ ایسی مشین تیار ہونی چاہیے۔ جو نہایت ہلکی ہو اور جس کے انجن کی انتہا درجہ کی طاقت ہو۔ یہ انجن اس طرح سے کام نہیں کریگا جس طرح ہوائی جہازوں کے انجن۔ بلکہ اس انجن میں ایسی طاقت ہو گی کہ بارود کی ہوائی کی طرح چاند کی طرف بغیر ہوا کی مدد کے چڑھے۔ اس مشین کے واسطے قریباً سوا چار لاکھ گھوڑوں کی طاقت کی ضرورت ہے۔ اس طاقت سے ۲۸ من کا گولا کشش ثقل سے پرے پھینکا جا سکتا ہے۔ سفر کی تین منزلیں ہونگی۔ پہلے رستے میں زمین سے اس مقام پر پہونچنا ہوگا جہاں تک کشش ثقل کا اثر ہے۔ یہ سفر ۴۴ منٹ میں طے ہوگا۔ دوسرا حصہ وہ ہے جہاں پر نہ زمین کی کشش کا اثر ہے اور نہ چاند کی کشش کا اثر یعنی جس جگہ ہر دو کے اثرات کشش برابر ہیں۔ اس یعنی دوسرے سفر میں ۴۹ گھنٹے اور ۵ منٹ صرف ہونگے۔ اور اس میں کسی انجن کے چلانے کی ضرورت نہیں ہوگی۔ کیونکہ ہماری مشین کی رفتار کو روکنے والی اس حصہ میں نہ زمین کی اور نہ چاند کی کشش ہوگی۔ تیسری منزل وہ ہے جب کہ ہماری کل چاند کے اثر میں پہونچ جاویگی تو چاند تک گرنے ۳ منٹ اور ۶۲ سیکنڈ لگیں یعنی کل سفر ۴۹ گھنٹے ۵۳ منٹ اور ۵ سیکنڈ میں طے ہو سکیگا۔ اگر اس قسم کی کوئی مشین چلتی اور اس کا بن جانا ناممکن ہے تو وہ زمانہ دور نہیں جبکہ ہم چاند کے باشندوں سے بھی خط و کتابت کرنے کے قابل بن سکینگے

آریہ گزٹ

عورتوں کی لڑائی نے ایک جان گنوائی

۱۳ جون کو کلکتہ میں نروما اور تباسی نامی مستورات جن میں ایک قطعہ زمین کے ٹھیکہ کے متعلق دو سال سے تنازعہ تھا صبح سے سہ پہر تک ایک دوسرے کو گالیاں سنانے میں مصروف رہیں۔ لیکن اسی طرح الگ کوٹھڑیوں میں بیٹھکر گالی گلوچ سے دل کا بخار نکلتے نہ دیکھکر نرودا نے درمیانی دیوار خام میں ایک سوراخ کیا اور اس میں سے گالیاں دینی شروع کیں۔ تباسی نے دھمکا کر کہا کہ اگر یہاں سے ہٹے گی تو آنکھیں نکال دونگی۔ اس پر نرودا نے مغلظات کا اور اضافہ کر دیا۔ تباسی نے فوراً سوراخ میں سے ایک آہنی سلاخ نرودا کی داہنی آنکھ میں ماری۔ جس کے صدمہ سے عورت بے ہوش ہو گئی۔ اور ہسپتال میں پہونچکر مر گئی۔ مسماۃ تباسی زیر حراست ہے۔ اور پولیس مصروف تحقیقات ہے۔ (شانتی)

بلقانی شرائط صلحنامہ

دولت عثمانیہ اور اتحادیان بلقان کے درمیان جس صلحنامہ پر ۳۰ مئی کو دستخط ہوئے ہیں۔ اس کی تفصیل "نیوز آف دی ورلڈ" کے لفظوں میں حسب ذیل ہے۔

(۱) متخاصمین جنگ متفق طور پر دوستانہ مراسم کی تجدید کے خواہاں ہیں۔ اور لڑائی موقوف کرنا چاہتے ہیں۔

(۲) ٹرکی اپنے تمام یورپین مقبوضات کو باستثنائے ان جزائر کے جو انیس سے میڈیا تک مغربی جانب واقعہ ہیں۔ اتحادیان بلقان کے حوالہ کرتی ہے۔

(۳) ٹرکی روس کے حبشی دول عظام کو اختیار دیتی

ہے کہ وہ البانیہ کے انتظام اور وضع آئین کا انتظام اپنے ذمہ لیں

(۴) ٹرکی کریٹ کو اتحادیاں بلقان کے حوالہ کرتی ہے۔

(۵) اتحادیاں بلقان اور ٹرکی بحیرۂ ایجیئن کے جزائر اور جزیرہ نمائے آتھوس کو قطعی انفصال کی غرض سے دول یورپ کے حوالہ کرتے ہیں۔

(۶) ایک بین الاقوامی کمیشن مالی معاملات کے تصفیہ کے لئے پیرس میں منعقد کی جائے۔

(۷) اس دفعہ کی رو سے اسیران جنگ۔ تجارت قومیت اور عدالتی اختیارات وغیرہ کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ (نسیم ہند)

موضع عثمان کھٹڑ میں قتل

موضع عثمان کھٹڑ ضلع راولپنڈی میں ایک شخص سلطان خاں نامی بوقت شب قریب ۹ بجے کے تاریخ ۹ جولائی کو جبکہ وہ اپنے طویلے سے گھر کی طرف آ رہا تھا برچھیوں کیساتھ قتل کر دیا گیا۔ قاتلوں کا ابھی کوئی پتہ نہیں۔ پولیس تحقیقات میں مصروف ہے۔ (۱۱)

سرحد برہما کی تحقیقات

برہما کی سرحد پر جو انگریزی افسر تحقیقات کا کام انجام دے رہے تھے۔ اُن کے متعلق یہ افسوسناک خبر آئی ہے کہ کپتان پریچرڈ جو تحقیقاتی پارٹی کا سرگروہ تھا ۲ مئی کو دریائے نارن کو عبور کرتا ہوا ڈوب کر مر گیا۔ دوسرے انگریز افسر کپتان واکر فیلڈ نے مقام میکانتیا میں پہونچکر اس افسوسناک حادثہ کی اطلاع گورنمنٹ ہند کو بھیجی ہے۔ (۵)

ڈکیتی کے مخبر کو انعام

مقام تمر کاسٹی واقع ضلع باریسال میں جو ڈاکہ پڑا ہے اس کے مجرموں کا سراغ دینے والے کو پولیس نے ۲۵۰ روپیہ دینے کا وعدہ کیا ہے۔ مخبر کا نام بھی پوشیدہ رکھا جائے گا۔ (نسیم ہند)

فریاد

بحضور گورنمنٹ بہادر حاکمان لودیانہ

جائداد کثیر تعداد نابالغ محمد افضل جس کا کورٹ اف وارڈس سرکار نے کیا۔ وہی نابالغ بی بی حور عرصہ ۹ سال سے فوت ہو گئی۔ اس امر کی اطلاع بحضور حکام لودیانہ کو بار بار دی گئی۔ مگر معلوم نہیں کیا وجہ ہے جو عدالت ہائے لودیانہ انتظام نہیں فرماتے۔ اندیشہ جائداد کے تلف ہونے کا ہے۔ جس حال کہ قابض جائیداد پر سرکار ہے۔ معلوم نہیں حقداران کو حق جائیداد کب عطا ہوگا۔ بذریعہ اپیل وغیرہ کی درخواست پر صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر لودیانہ نے توجہ مسل انتظام نہیں فرمائی۔

عرض داشت سائلان غریب اور عیسائی مظلوم
گریس سکندر خاں۔ مسز عظیم خاں۔ عظیم خاں
پٹھان۔ عیسائی۔

ضرورت

ایک پاس شدہ سب اسسٹنٹ سرجن یا مڈوائف کی ضرورت ہے جو کہ ایک ڈسپنسری اور برانچ ڈسپنسری ضلع لکھنؤ کا چارج لینے کے قابل ہو۔ تنخواہ حسب لیاقت ہوگی درخواستیں معہ نقول سرٹیفکیٹ مفصلہ ذیل پتہ پر آنی چاہئیں
پادری ایس۔ گلیسپی۔ سی۔ ایم۔ ایس۔
ظہور بخش۔ لکھنؤ۔

ضرورت

ایک ڈرائنگ ماسٹر کی ضرورت ہے جو کہ پانچویں درجہ کو ڈرائنگ سکھا سکے۔ انگریزی دان کو ترجیح دیجائے گی۔ تنخواہ مبلغ عـ۵ روپیہ ماہوار۔

درخواستیں بنام:
ہیڈ ماسٹر مشن سکول فیروز آباد
ضلع آگرہ

حالات جاپان اُردو	۳ر و ۸ر	اہل ہنود کے تیوہار	۶ پائی	مسیح کے خاص دوست	۸ر
شریف بیبیاں	۳ر و ۶ر	تاریخ مذہب	۸ر	کشف الحقائق	۸ر
چند لیلا ساؤدھنی اُردو ۲ر و ۶ر گورمکھی	۲ر	تاریخ روم	۸ر	بے گناہ نبی	۳ پائی
رشیوں کا آبائی وطن	۲ر	تاریخ مصر	۸ر	فارقلیط	۳ پائی
آواگون یا آئندہ زندگی	۲ر	تاریخ یونان	۸ر	حضرت اسحٰق و اسمٰعیل	۳ پائی
تناسخ کا کھنڈن	۲ر	مرقع روس	۸ر	حضرت محمد	۳ پائی
سیر ہند	۳ر	قدیم مسیحیوں کے حالات	۲ر	انجیل شریف کی صحت و درستی	۳ پائی
بچوں کی پرورش	۱ر	حیات پولوس	۴ر	اسمار الٰہی	۳ پائی
لیبوریٹری میتھڈ	۱ر	حیات داؤد	۸ر	خدا کے دس حکم	۳ پائی
وکیل کی سرگذشت رومن اُردو	۶ر	راہ زندگی	۱۲ر	مسیح کے حق میں پیشینگوئیاں	۳ پائی
دو سوال (زناسنگ تعلیم کار واز روئے فلاسفی)	۳ر	موازنہ مذاہب رومن	۸ر	مسیح یا محمد	۳ پائی
سوسج پرکاش ۴ر و ۶ر مجلد ۱۲ر	۱ر	گنجینۂ اسلام رومن	۸ر	نماز	۳ پائی
ملکہ آسٹر کا احوال باتصویر ولایتی	۶ر	راسپال سنگھ رومن اُردو	۸ر	قرآن	۳ پائی
ملکہ روت کا احوال "	۶ر	تلاش حق اُردو رومن اُردو ۳ر و ۹ر	۸ر	سچا اسلام	۳ پائی
موسیٰ کا احوال "	۶ر	دولت لازوال اُردو ۳ر- ۵ر-	۸ر	یسوع مسیح	۳ پائی
وشنو کے دس اوتار	۲ر	" رومن اُردو	۸ر	یسوع مسیح کی موت اور جی اُٹھنا	۳ پائی
ویدک تصنیفات	۱ر	عزت بیمثال اُردو ۳ر- ۵ر-	۸ر	سورہ فاتحہ	۳ پائی
اصلاح تمدن	۵ر	" رومن اُردو	۸ر	ہمارا شافع کون ہے	۳ پائی
اصلاح زراعت	۱ر	اصلاح اخلاق	۴ر	خدا ہمارا باپ	۳ پائی
صنعت و دستکاری	۲ر	ہند کی افلاس کا انسداد	۱ر	کیا انجیل منسوخ ہو گئی	۳ پائی
ویدوں کی قربانیاں اور چڑھاوے	۳ پائی	شادی کی بابت خیالات	۱ر	انصاف کا دن	۳ پائی
ویدوں کی دیوتا پرستی	"	سچی اور جھوٹی خیرات	۳ پائی	فہرست قرآن رومن اُردو مجلد	۶ر
ویدوں کی ازلیت	۹ پائی	صفائی کی ضرورت	۳ پائی	لفظ دیو کی دیانندی تفسیر۔ رگوید میں سے بزبان انگریزی مصنفہ ڈاکٹر ایچ۔ ڈی۔ گریسولڈ	۲ر
پرستش حیوانات	۳ پائی	دعوتِ اسلام	۶ پائی		
تیرتھ	۶ پائی	مسیح کا نمونہ	۸ر		

پتہ۔ کرسچن بُک سٹور لودیانہ معرفت پادری ای۔ ایم۔ ویری
صاحب آنریری سکرٹیری سی۔ ایل۔ ایس بذریعہ وی۔ پی +

ڈاکٹر ایس کے برمن کی بنائی ہوئی مشہور دوائیں

کلوروڈائین

یہ انگریزی کی خانگی دوا ہے۔ ریاحی درد۔ مروڑ خواہ کسی صورت سے ہو اسکی ایک دو خوراک سے جاتا ہے۔ اسہال۔ اُلٹی کے دست پیچش کے لئے یہ نہایت مفید ہے۔ ڈاکٹر برمن نے انگلینڈ کے نامی دواخانہ سے بنوائی ہے دیگر قیمتی کلوروڈائن کے برابر ہے اور قیمت ارزاں ہے قیمت ۸ شیشی محصولڈاک ۵ ۱۲ شیشی للعہ محصول ۱ا

پین ہیلر

اندرونی درد و پیٹ مروڑ اس سے دور ہوتی ہے۔ اندرونی۔ بیرونی درد موچ۔ چوٹ سے یا گٹھیا کے سبب جوڑوں میں یا گانٹھوں میں ریاح یا سردی سے۔ کمر کو لہا۔ پنجر گردن وغیرہ میں یا جیسا درد ہو اسکے مالش سے جاتا ہے ڈاڑھ مسوڑہ کی درد کو بھی فائدہ کرتا ہے قیمت ۱۲ شیشی ڈاک محصول ۵ +

ڈاکٹر ایس کے برمن ۵ و ۶ تاراچند دت سٹریٹ کلکتہ

پریسبٹیرین بیواؤں اور یتیموں کا فنڈ

یہ دیسی مسیحیوں کا سب سے پُرانا فنڈ ہے اس سے بیواؤں اور یتیموں کو پنشن ملتی ہے۔ اور بچے بھی جبکہ وے سکولوں میں تعلیم پاتے وظیفے پا سکتے ہیں۔ ۱۶ برس میں اس فنڈ نے ۸۰ ہزار روپیوں سے بیواؤں اور یتیموں کو پنشن دی ہو اگرچہ ممبران نے صرف ۲۰ ہزار روپیہ چندہ اس فنڈ میں دیا ہے اور قریباً آدھ لاکھ روپے سود سے اس فنڈ میں آچکے ہیں حساب سے اب بینک میں ۳۴ ہزار روپیہ نقد موجود ہے۔ ہر ایک مسیحی مرد اور عورت اس کا ممبر ہو سکتا ہے۔ اور نئے پراسپکٹس (اردو و انگریزی) مینجنگ ڈائرکٹر پادری والٹر جے کلارک ایم۔ اے نولکھا لاہور کو لکھنے سے بہت جلد مل سکتے ہیں +

مخزن مسیحی

یہہ رسالہ ہر ماہ پہلی اور پندرہ تاریخ بزبان انگریزی اور رومن اردو میں الہ آباد سے شائع ہوتا ہے۔ اس میں کلیسیائی اور ملکی خبریں کرسچن ایڈیٹور کے مضامین اور سنڈے سکول کے سبق شائع ہوتے ہیں +

چندہ سالانہ بموجب تنخواہ خریداران کے ۱۲ سے لیکر دو روپیہ تک ہے نمونہ ایڈیٹر مخزن مسیحی فتحپور حسوا یو۔پی سے طلب کر سکتے ہیں +

تواریخ کلیسیا

یہہ کتاب رومن اردو میں چھپ کر تیار ہو گئی ہے اس میں کلیسیا کے حالات مختصر طور پر شروع سے آجتک ہیں قیمت عہ عاگ +

باغِ دل

دی گارڈن آف دی ہارٹ

یہہ ایک سہ ماہی بہار رسالہ انگریزی اور فارسی اردو میں موٹے چکنے کاغذ پر چھپتا ہے اس میں خوبصورت تصویریں ہیں چندہ سالانہ ایک روپیہ ہے۔ اگر چھہ یا زیادہ کاپیاں ایک پتہ پر بھیجی جاویں۔ تو فی کاپی ۱۰ر چارج کیا جاتا ہے درخواستیں کثرت سے آرہی ہیں۔ اور زیادہ کی بھی ضرورت ہے۔ یہ خاصکر ہندوستانی مستورات کے لئے مخصوص ہے قیمت ہر حالت میں پیشگی لیجائیگی نمونہ چار آنہ کے ٹکٹ آنے پر بھیجا جاتا ہے۔ باغ دل کے چاروں نمبر (۱۹۱۲ء کے) ۸ر فی نمبر لیا جاتا ہے +

درخواستیں بنام پادری ای۔ ایم ویری۔ ڈی۔ ڈی۔ آنریری سکرٹیری۔ سی۔ ایل۔ ایس لودیانہ پنجاب آنی چاہئے

دستور العمل نُورافشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر محصولڈاک ۱ا
ہندوستان و پنجاب سے معہ محصولڈاک پیشگی ۲
ہندوستان و پنجاب سے معہ محصولڈاک مابعد ۲ ۸
غیر ممالک سے معہ محصولڈاک ۳ ۸

شرح اُجرت اشتہارات

مقدار اشتہارات	سہ ماہی	ششماہی	سال تمام
کالم کا آٹھواں حصہ	ے	صہ	مے
چوتھائی کالم	صہ	مے	للعہ
نصف کالم	مے	للعہ	صہ
پورا کالم	للعہ	صہ	للعہ
پورا صفحہ	للعہ	سہ	ما

ہر ایک دفعہ کے لئے فی سطر ۲ر ایک روپیہ سے کم کسی اشتہار کے لئے نہ لیا جائیگا +

سنوٹ۔ نامہ نگار اپنی تحریروں کے آپ ذمہ وار ہیں +

اطلاع ضروری۔ (۱) نامہ نگاروں کو چاہئے کہ نہایت خوشخط اور صرف ایک طرف کاغذ پر مضمون لکھا کریں (۲) نامنظور شدہ مضامین واپس نہیں بھیجے جاتے (۳) خط و کتابت کے لئے ٹکٹ بھیجنے چاہئیں ورنہ جواب نہیں دیا جا سکتا (۴) جو نامہ نگار بھیجتے ہیں کم از کم ایک مضمون نہ لکھے وہ نامہ نگار نہیں سمجھا جائیگا (۵) بعض نامہ نگار غلط و ملط سطر و نشر بھیجدیتے ہیں جس سے بڑی دقت ہوتی ہے چاہئے کہ دونوں قسم کے مضامین علیحدہ علیحدہ کاغذوں پر ہوں (۶) مضمون لکھتے وقت صفحہ کے ختم ہونے پر اکثر صاحبان حاشیہ پر اور پیچھے بہت سا مضمون لکھدیتے ہیں جس کے پڑھنے کی دقت ہوتی ہے مضمون صفحہ وار ہونا ضروری ہے۔ ایڈیٹر +

سی۔ بی۔ ہائی سکول لودیانہ

قائم شدہ ۱۸۷۵ء

تسلی بخش انتظام و کھانا عمدہ

حرفتی کارخانجات

شرح خرچ خوراک معہ فیس جماعت فی ماہ صہ اگر دو طالبعلم ایک ہی خاندان کے ہوں للعہ ۳ یا زیادہ للعہ کتب وغیرہ خرچ علاوہ ہوگا۔ کارخانہ متعلقہ سکول ہذا میں جن رکشا کرولل و کیرم وغیرہ و دیگر سامان مثل الماری میز کرسی وغیرہ نہایت عمدہ اول درجہ کی لکڑی کا نہایت ارزاں قیمت پر طیار ہوتا ہے قیمت رکشا معہ سے صہ کرولل لعہ +

مزید دریافت حال کے لئے مینجر صاحب اسکول ہذا سے خط و کتابت کریں +

(پنڈت دی جے۔ سوی بیروز صاحب پبلشر۔ ایڈیٹر و مینجر نورافشاں کے لئے مشن پریس لودیانہ میں باہتمام واکلی براد رز چھپا)

